REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT - NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTEL REGISTRATION NO PJGDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۳۷ — شمارہ ۱

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۳۳ روپے
ممالک غیر ... بذریعہ بحری ڈاک ...
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly BADR Qadian 143516.

۱۶ جمادی الاول ۱۴۰۸ ہجری — ۷ صلح ۱۳۶۷ ہش — ۷ جنوری ۱۹۸۸ء

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ صلح (جنوری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران تا حال کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب کرام اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

○- مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

○- جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب کی خلاصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کرکے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی محترم رفیع احمد صاحب قریشی۔ ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار صاحب نیز کوئٹہ کے مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب مکرم عبد الماجد خان صاحب مکرم ظہیر الدین صاحب بابر، مکرم رفیع احمد صاحب فاروقی اور خوشاب کے مکرم ملک محمد جہانگیر جویہ صاحب ایڈووکیٹ اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے یہ سب اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان اسیرانِ راہ مولیٰ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"اِن کو دعاؤں میں یاد
رکھنا ہمارا فرض ہے
اِن کے ذکر کو زندہ
رکھنا ہمارا فرض ہے"

(ادارہ)

"ناصر باغ گروس گیراؤ میں"

# مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا پانچواں کامیاب سالانہ اجتماع

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام ● مبلغین کرام کے خطابات ● ۵۰ مجالس کے ۱۳۷۵ خدام کی شمولیت ● دلچسپ دینی، علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ● سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس وائٹزن ہائم اوّل رہی

رپورٹ مرتبہ:- مکرم سید عبد الباسط گردیزی صاحب

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال بھی مورخہ ۱۹ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ نہایت کامیابی سے انعقاد پذیر ہوا۔

امسال مغربی جرمنی کی ۵۰ مجالس کے ۱۳۷۵ خدام نے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی جن میں پاکستانی خدام کے علاوہ جرمن، عرب، ترک اور افریقن خدام بھی شامل ہیں۔

انعقاد اجتماع سے ڈیڑھ ماہ قبل جملہ انتظامات کو بحسن و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ... شعبہ پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے مکرم نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی کی زیر نگرانی اجتماع کے تمام انتظامات بروقت اور انتہائی عمدگی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ ... شعبہ ... تبلیغ ... پروگرام اور ... جرمن ... پاکستانی خدام ... گئے ... اجتماع کے انعقاد ... جرمن ... پاکستانی خدام سے رابطہ کیا اور انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کی گئی جس کے نتیجہ میں ۴۸ جرمن ۸ ترک ۱ عرب اور ۱ افریقن خدام نے شرکت کی۔

مورخہ ۱۹ دسمبر بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے اجتماع کا آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس سے قبل مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی نے لوائے خدام الاحمدیہ اور مکرم و محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت مغربی جرمنی نے جرمنی کا جھنڈا لہرایا پرچم کشائی کے وقت تمام ماحول فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھا بعد ازاں مکرم نیشنل قائد صاحب ... نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ اور قائدین مجالس کا مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب ... تعارف کروایا۔

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کے بعد ... ہال میں افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو حافظ ظہور احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے اردو میں اور محترم امیر صاحب نے جرمن زبان میں خدام کا عہد دہرایا۔

عہد کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم نیشنل قائد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شفقت بھرا پیغام جو اس موقع پر حضور نے بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خدام کو چند خصوصی ہدایات سے نوازا۔

مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ... نے اپنے خطاب میں خدام کو اجتماع کی غرض ...

... پرنٹر ... پبلشر ... نے ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر ... نگران بدر بورڈ قادیان ...

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ رصلح ۱۳۶۷ ہش

# سالِ گزشتہ کے تابندہ نقوش

گردشِ لیل ونہار نے ورق پلٹا اور زندگی مستعار کا ایک اور قیمتی سال ہر سمت اپنے مثبت اور منفی اثرات مترتب کرکے تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش باب بن گیا۔ نئے سال کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی سالِ گزشتہ کی طرف الوداعی نظر ڈالی تو افقِ احمدیت پر تیرتے ہوئے ابتلاء و آزمائش کے گھنے بادلوں میں تائید و نصرتِ ایزدی کے لاتعداد روشن نشان یوں ابھر کر سامنے آئے گویا رات کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ہزاروں جھلملاتے ستارے نمودار ہو گئے ہوں۔ معاً ارشادِ ربانی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ٥ (البقرہ: ۱۵۱) کی پُر معارف تفسیر عملی شکل میں نگاہوں کے سامنے آگئی اور الٰہی جماعتوں کو پیش آنے والی نت نئی آزمائشوں کے پیچھے کارفرما گہری خدائی حکمتوں کا ادراک کرکے دل بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گیا۔

اس اندوہناک حقیقت سے دنیا کا کوئی اہلِ فہم ناواقف نہیں کہ گزشتہ چند سالوں سے حکومتِ پاکستان کی ایماء پر اندرونِ ملک خصوصاً اور بیرونی دنیا میں عموماً جماعت احمدیہ اور اس کے افراد کے خلاف نفرت، اشتعال انگیزی اور ظلم و ناانصافی کی جو ناپاک مہم شروع کی گئی ہے اس کا سلسلہ آج بھی پوری شدت سے جاری ہے۔ سالِ گزشتہ کے دوران بھی پاکستان کے سینکڑوں بے گناہ اور معصوم احمدیوں کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرکے اُن پر ہر جہت سے قافیہ حیات تنگ کیا گیا۔ انہیں تعصب کی بھینٹ چڑھا کر عہدوں سے معزول کیا گیا۔ ان پر بے شمار قدغنیں لگائی گئیں اور ہر طرح سے بے آبرو کرکے انہیں وطن سے بے وطن کیا گیا۔ مگر قربان جائیے قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ کے مصداق اخلاص و وفا اور صدق و صفا کے ان پیکروں پر کہ مخالفت کی کوئی آندھی بھی اُن کے پایۂ صبر و ثبات میں لرزش پیدا نہیں کر سکی۔ مخالفینِ احمدیت کی ہر سفلی تدبیر ناکام و نامراد ہوئی اور دستِ قدرت نے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اپنی برگزیدہ روحانی جماعت اور اُس کے مخلص اور ایثار پیشہ افراد کے لئے ترقی و کامرانی کی بے شمار نئی منازل کی نشاندہی فرمائی۔ اس تفصیل کا ایمان افروز تذکرہ یقیناً ہم سب کے لئے ازدیادِ تقویتِ ایمان کا موجب ہے۔ آیئے! سالِ گزشتہ کے ناگوار خاطر اثرات سے بے نیاز ہو کر اس کے دامن میں ستاروں کی طرح بکھرے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں پر یکجائی نظر ڈالیں اور دلوں میں ایمان و یقین، صبر و ثبات اور عزم و ہمت کی نئی شمعیں فروزاں کرکے سالِ نو کے مبارک و مسعود جماعتی سفر کا آغاز کریں:-

- گزشتہ سال چھ نئے ممالک (کانگو، پاپوا نیوگنی، فن لینڈ، آئس لینڈ، پرتگال اور ناروے) میں احمدیت کا نفوذ ہوا جنہیں ملا کر اب بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ ایک سو چودہ ممالک میں داخل ہو چکی ہے۔
- دنیا بھر میں دو سو اٹھارہ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔
- تبلیغی اور تربیتی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے اٹھائیس نئی عمارات اور قطعاتِ زمین خرید کئے گئے۔ نیز امریکہ میں ایک اور افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں ایک سو باسٹھ نئے مراکز قائم کئے گئے۔
- مختلف مقامات پر ایک سو چھبیس نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔
- سال پیوستہ کے مقابلہ میں سالِ گزشتہ کے ابتدائی چھ مہینوں کی بیعتوں کی تعداد دوگنی سے زیادہ رہی۔
- قبولِ احمدیت کی سعادت پانے والے نائیجیریا (افریقہ) کے دو خوش نصیب بادشاہوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس پارچات کا تبرک عطا فرمایا۔
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات اور خطابات پر مشتمل چودہ ہزار کیسٹس تیار کرکے جماعتوں کو بھجوائے گئے۔
- سترہ ممالک کے ریڈیو اور ٹی وی پر جماعتی پروگرام نشر ہوئے۔ جن میں حضور پُرنور کے چھیاسی انٹرویو، متعدد مجالس علم و عرفان اور خطباتِ جمعہ بھی پیش کئے گئے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

## وادیٔ بطحا کو رشکِ طورِ سینا کر دیا

دل نے جب صلِّ علیٰ کا وِرد اونچا کر دیا　　روح یوں تڑپی کہ اک ہنگامہ برپا کر دیا
سوچیئے تو کس کی آمد کا ہے ہر سو غلغلہ　　کس لئے ارض و سما کو حق نے پیدا کر دیا
اُن کی بعثت باعثِ تکمیلِ بیت اللہ ہوئی　　شانِ ابراہیمؑ کو جس نے دوبالا کر دیا
انقلاب آور تھا بے شک اس کا پاکیزہ وجود　　قوتِ قدسی سے اُس نے حشر برپا کر دیا
بے شعوروں کو عطا کی جس نے علم و آگہی　　اندھوں کو بینا کیا بہروں کو شنوا کر دیا
وحشیوں کو آدمیت کے تھے سکھلائے سبق　　بت پرستانِ جہاں کو حق شناسا کر دیا
شغلِ مینوشی چھڑا کر جس کی ذاتِ پاک نے　　مے کشوں کو بادۂ وحدت کا شیدا کر دیا
بچیوں کو زندہ گاڑ آتے تھے جو جا کر کہیں　　ایسے بے دردوں کو اس نے رحم والا کر دیا
فخرِ نسل و رنگ کو یکسر مٹایا دہر سے　　امتیازِ اسود و احمر کو عنقا کر دیا
ماؤں کے قدموں تلے فردوس کی دے کر نوید　　صنفِ نازک کا جہاں میں بول بالا کر دیا
بدر کی جنگ میں بتائیدِ خداوندِ جلیل　　لشکرِ اعدائے دیں کو جس نے پسپا کر دیا
معرکۂ بدر میں دشمن کی جانب پھینک کر　　مٹھی بھر مٹی سے اک طوفاں برپا کر دیا
دشمنوں میں اس کی شدت سے وہ بھگدڑ پڑ گئی　　اُن کے زورِ بازو کو یکسر نکما کر دیا
ہو گیا سیراب جس سے کارواں کا کارواں　　چلو بھر پانی سے جاری ایک دریا کر دیا
اپنی انگلی سے دکھایا آسماں پر معجزہ　　شق ہوا تھا ماہِ کامل جب اشارہ کر دیا
سنگریزوں نے پڑھا کلمہ بآوازِ بلند　　یہ ہے وہ اعجاز کہ پتھر کو گویا کر دیا
اُن کی نگاہِ لطف کی تاثیر کا کیا پوچھنا!　　مٹی کے تودے کو زر پتھر کو ہیرا کر دیا
اُن کے قدم کی برکتوں کی یہ کرامت دیکھئے　　وادیٔ بطحا کو رشکِ طورِ سینا کر دیا
اُن کے لعابِ دہن میں تھی شہد سے بڑھ کر مٹھاس　　آبِ شورِ چاہ کو تھا جس سے میٹھا کر دیا
آنکھیں جب دکھنے لگیں تھیں حیدرِ کرّارؓ کی　　اپنا لعابِ دہن لگا کر ان کو چنگا کر دیا
اُن کے ہاتھوں حق کا تو پرچم رہا ہر آن بلند　　تختِ باطل ایک ہی ٹھوکر سے اوندھا کر دیا
ظلم و مکر و زُور کی بنیاد ہل کر رہ گئی　　جبر و استحصال کا یکسر صفایا کر دیا
قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں ہلچل مچ گئی　　ہر شکوہِ خسروی کا رنگ پھیکا کر دیا
جس کا ہر نقشِ قدم ہے منزلِ راہِ نجات　　جس نے بیماروں کو بھی رشکِ مسیحا کر دیا
جو تھے بھولے بھٹکے سیدھی راہ پر چلنے لگے　　گمرہ و بے دین کو منزل شناسا کر دیا
تھا ہزاروں پردوں کے پیچھے جو حسن کا منبع　　جلوہ گر خود ہو کے اس کو آشکارا کر دیا
جلوہ گر ہو کر بشر کے روپ میں وہ حق نُما　　نورِ پنہاں کو اس عالم میں ہویدا کر دیا
تھا مجسم نور وہ پاکیزہ و دلکش و خوبرو　　اپنی ضیاء سے دہر میں ہر سو اجالا کر دیا
آنکھ کی ٹھنڈک وہی ہے قلبِ مومن کا سرور　　جس نے ہر مجبور کو ہمت شناسا کر دیا
وہ میرا پیارا محمدؐ خاتمِ پیغمبراں　　ہر نبیؐ کی عظمتوں کا بول بالا کر دیا
اپنے حسنِ خلق سے دل دشمنوں کا موہ لیا　　کہہ کے لَا تَثْرِیْبَ اُن کے سر کو نیچا کر دیا
واسطے سے اُن کے ملتا ہے خدا لوگوں کو　　ذاتِ باری کی لقا کا در کشادہ کر دیا
صدیوں کے مُردوں کو بخشی تھی حیاتِ سرمدی　　نورِ فرقانی سے ذہنوں کو مجلّیٰ کر دیا
شافعِ روزِ جزا، شمعِ حسیں، بے کساں　　ہم سے بے چاروں کے ہر دکھ کا مداوا کر دیا
ناتواں بے پر جو تھے ان پر کیا لطف و کرم　　طاقتِ پرواز دے کر چرخ پیما کر دیا
مہدیٔ آخر زماں جو ان کے در کا ہے غلام　　ہر دلِ مومن میں ان کا انس پیدا کر دیا
اُن کے احسانات بے پایاں کا کرکے تذکرہ　　اُن کی الفت کا جذبہ دل میں پیدا کر دیا

عاجزِ عاصی پہ اُن کا ہے یہ احسانِ عظیم
اس کی لحد میں نور سے اپنے اجالا کر دیا

سید ادریس احمد [illegible]

خطبہ جمعہ

# غریبوں سے سچی محبت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے

## آپ بھی آنحضور صلعم کے خلق کے سچے سفیر بن کر دکھیں کہ خدا آپ کو کیسی عظمت عطا کرتا ہے

## جب تک آپ ایسا نہیں بنیں گے آپ امریکہ کی تقدیر کو تبدیل نہیں کر سکیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۶۶ ہش (اکتوبر ۱۹۸۷ء) بمقام ڈیٹرائٹ - امریکہ

محترم عبد الحمید صاحب غازی ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ ہود کی آیات ۲۸-۳۲ : ۱۱ تلاوت فرمائیں - فرمایا

قرآن کریم کی جو آیات میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں اگرچہ ایک بہت ہی قدیم زمانے کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے۔ یعنی حضرت اقدس نوح ؑ کے زمانے کا واقعہ۔ لیکن قرآن کریم کی دوسری آیات سے اور تاریخی مطالعہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم تاریخی واقعہ کے طور پر، ان آیات نے یہ ذکر نہیں چھیڑا بلکہ

### انسانی نفسیات کی ایک مستقل، دائمی رہنے والی حقیقت

کو پیش کیا ہے۔ کہ وہ حالات جو نوح ؑ کے زمانے میں تھے ویسے ہی حالات انسان پر بار بار آتے ہیں اور ہر زمانے میں انسانی نفسیات وہی منظر دکھاتی ہے اور وہی معاملہ کرتی ہے جو اس زمانہ میں کیا گیا۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوح ؑ کے زمانے میں بہت بڑی تہذیب اور بہت بڑے تمدن کا دور دورہ تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ معاملہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ بہت ہی عظیم الشان تہذیب تھی جس کی مثال کم دکھائی دیتی ہے۔ اس زمانے میں حضرت نوح ؑ کے انکار کی جو وجوہات پیش کی گئیں ان میں ایک وجہ یہ بیان کی گئی، جیسا کہ قرآن کریم کی ان آیات سے پتہ چلتا ہے

وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ..... (ہود ۲۸ : ۱۱)

کہ ہم تو تجھے ایسا دیکھتے ہیں کہ ہماری نظر میں جو لوگ ذلیل ہیں، بے حیثیت ہیں، وہی تیری پیروی کر رہے ہیں اور بڑے بڑے لوگ یعنی صاحب علم اور صاحب فضل اور امیر اور قوم میں جو معزز سمجھے جاتے ہیں وہ تیری اطاعت نہیں کر رہے وہ تیرے پیچھے نہیں چل رہے۔ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ پس تمہیں ہم پر کیا فضیلت حاصل ہے۔ وہ جو کمزوروں اور غریبوں کا لیڈر ہے وہ جس کے پیچھے وہ لوگ چلے جنہیں دنیا پوچھتی نہیں جن کا دنیا میں کوئی پرسانِ حال نہیں ہے ایسے لیڈر اور اس کے ماننے والوں کو، انہوں نے کہا، کہ ہم پر کیا عظمت حاصل ہو سکتی ہے! بل نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ہم تو اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ اگر سچے ہوتے تو دنیا کی بڑی بڑی قومیں اور عظیم الشان طاقتور لوگ اور لیڈر تمہاری پیروی کرتے۔ اس کے جواب میں حضرت نوح ؑ نے جو فرمایا، قرآن کریم نے من و عن اُسے محفوظ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○ (ہود ۲۹ : ۱۱)

کہ اے میری قوم کیا تم یہ نہیں دیکھتے یا نہیں دیکھ سکتے یا کیوں اس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ نے اگر مجھے بینہ دے کر روشن دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے رحمت عطا فرمائی ہے تو اگر یہ رحمت تمہیں دکھائی نہیں دے رہی، یہ فضیلت تمہیں نظر نہیں آ رہی کہ قرب الٰہی ہی ہے جو سب نعمتوں کی جان ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہی ہے جو ہر دوسری چیز پر فضیلت رکھتا ہے۔ تو میں تمہارے اس اندھے پن کا کیا علاج کروں۔ جو چیزیں تم بڑی دیکھتے ہو وہ مجھے چھوٹی دکھائی دے رہی ہیں۔ جو خدا نے مجھے بڑی چیزیں عطا فرمائی ہیں وہ تمہیں دکھائی نہیں دے رہیں۔ "کیسے میں تمہارے اندر یہ باتیں زبردستی داخل کر دوں!" کیسے یہ نعمتیں میں تمہاری ذات کے ساتھ چمٹا دوں۔ کہ تم ان سے الگ نہ ہو سکو۔ یعنی خدا کی محبت اور اُس کا پیار اور اس بات میں عظمت جاننا کہ جو شخص خدا کے قریب ہے۔ وہی عظیم ہے "تم تو ان باتوں کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہو" پس جب تک تم کراہت کی نظر سے دیکھتے رہو گے میں بے اختیار ہوں۔ دل تو بہت چاہتا ہے مگر مجبور ہوں میں زبردستی تمہیں ان نعمتوں میں اپنا شریک نہیں کر سکتا۔" اور پھر یہ فرمایا: وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ میں تم سے ان خدمات کا، جو میں قومی خدمات سرانجام دے رہا ہوں بھلائی کی تعلیم دے رہا ہوں، دن رات تمہیں نصیحتیں کرنے میں مصروف ہوں۔ تم سے مال کے طور پر کوئی اجر نہیں مانگ رہا۔" یعنی میری نظر

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۴)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۳ بی رابندرا سرانی. کلکتہ ۷۳..۷
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT.

اگر تمہارے مالوں کی کوئی وقعت ہوتی تو میں یہ نیکی کے کام تم سے پیسے لے کر کرتا۔

## ایک بہت ہی گہرا حکمت کا راز

اس میں بیان فرما دیا گیا ہے۔ جو آج بھی سچوں اور جھوٹوں کے درمیان ایک ما بہ الامتیاز دکھا رہا ہے۔ جتنے دنیا میں نیکی کے نام پر آپ کو کام کرنے والے دکھائی دیں گے ان میں دو ہی قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ یا وہ جو اپنی طرف سے خرچ کریں۔ قربانیاں کریں اور پھر نصیحت کریں کچھ وہ جو جن کو بڑی بڑی حکومتیں لاکھوں، کروڑوں روپے دے رہی ہوں کہ جاؤ اور بنی نوع انسان کو ہدایت دو۔ تو وہ لوگ جن کے پاس پیسے آئے تو خدمت کریں اور اگر پیسہ نہ آئے تو ان کی خدمتیں ختم ہو جائیں نفسیاتی لحاظ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کی نگاہ میں پیسے کی قیمت ہے۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کی قیمت نہیں

اس پہلو سے جب آپ

## جماعت احمدیہ کی تاریخ

کا مطالعہ کرتے ہیں تو مغربی قوموں میں بھی اور مشرقی قوموں میں بھی جماعت احمدیہ اس وقت بھلائی کا پیغام لے کر نکلی جب کہ انتہائی غریب تھی اور دنیا میں مالی لحاظ سے کوئی بھی جماعت کا مددگار نہیں تھا۔ جس زمانے میں امریکہ جیسی عظیم اور بڑی مملکت ہو۔ ہدایت کا پیغام دینے کے لئے حضرت مفتی محمد صادق رضؓ کو بھجوایا گیا، قادیان میں یہ حال تھا کہ بعض دفعہ چھ چھ مہینے کے لئے کارکنوں کو تنخواہ دینے کے لئے پیسے نہیں ہوا کرتے تھے۔ واقعۃً گھروں میں فاقے پڑنے لگ جاتے تھے۔ اور پھر حضرت مصلح موعودؓ تحریک فرماتے تھے جماعت کے امراء سے کہ امانتاً کچھ بھجوا دو۔ جب خدا نے توفیق دی ہم تمہیں واپس کر دیں گے۔ لیکن سلسلے کے کارکنوں کی غریبانہ حالت مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔ چنانچہ ان دردناک اپیلوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فضل فرماتا۔ بعض صاحب حیثیت لوگوں کے دل کھلتے کچھ ویسے رقمیں بھجوا دیتے۔ کچھ امانت میں رقمیں بھجوا دیتے چنانچہ تاریخ احمدیت کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سالہا سال تک ایسی کیفیت گذری کہ قرضوں کے اوپر سلسلے کی خدمت کرنے والوں کے گذارے ادا ہوتے رہے جو بہت ہی معمولی گذارے تھے۔ آج جو واقفین (زندگی) کو گذارے ملتے ہیں ان کی ان گذاروں کے ساتھ کوئی بھی مماثلت نہیں۔ بمشکل زندہ رہنے کے لئے گذارے تھے اور وہ بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا، کئی مہینوں نہیں مل سکتے تھے۔ اس وقت احمدیت نے امریکہ جیسی عظیم مملکت کو اسلام کا پیغام بھجوانے کے لئے ایک درویش بھجوایا۔

یہ وہ بات ہے جو حضرت نوحؑ انکو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ کہ ہم تو مال کی طرف ادنیٰ سے لالچ کی نگاہ بھی نہیں کرتے۔ تمہارے اموال سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو خود قربانیاں دے رہے ہیں اور پھر تمہیں نصیحت کر رہے ہیں۔ تم کیوں اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کیوں نہیں سمجھتے کہ

## مال میں فضیلت نہیں ہے

بلکہ انسان کی شرافت میں فضیلت ہے۔ خدا سے تعلق میں فضیلت ہے۔ اور اب تم ہمیں یہ کہتے ہو کہ مال والوں کی عزت کریں اور وہ لوگ جو خدا کی خاطر سب کچھ قربان کر کے میرے سامنے خدا کے دین کی

نصرت کے لئے حاضر ہوئے، ان کو میں دھتکار دوں۔ اس لئے کہ وہ غریب ہیں اور بے حیثیت ہیں، ان کے رنگ کالے ہیں یا کوئی اور حیثیت ایسی ہے چونکہ اس زمانے میں بھی بہت بڑی بڑی قوموں کو جو سیاہ فام بھی تھیں اور دوسرے رنگوں کی بھی تھیں، غلام بنا کر، امیر قومیں خدمت پر لگایا کرتی تھیں۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تو فرمایا جن کو تم ویسے ہی حقارت سے دیکھتے ہو نہ ان کے پاس مال، نہ ان کے پاس عزتیں۔ نہ ان کے پاس کوئی قومی فضیلت ایسی پائی جاتی ہے جس کے نتیجے میں تم ان کی عزت کر سکو۔ اور مجھے کہتے ہو کہ میں بھی ان کو ذلیل دیکھوں۔ تب تم میری بات سنو گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ معزز قوم کے فرد تھے جو اس زمانے میں حاکم تھی کہ عزت کی جاتی تھی۔ جس کو قومی نوع کی فضیلت حاصل تھی پس ان کی قوم نے ان پر یہ اعتراض بھی کیا کہ اگر تم ہمارے رہتے، ہم لوگوں میں کام کرتے، ہم تمہیں مانتے تو یہ بات درست تھی کہ تمہیں ایک درجہ اور عظمت حاصل ہوتی۔ مگر تم تو ہر کس و ناکس کو، ہر غریب کو جو تمہاری مدد کو آتا ہے، گلے سے لگا لیتے ہو۔ اس کی عزت شروع کر دیتے ہو۔ گویا تم قوم کی ناک کاٹ رہے ہو۔ اس لئے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کے جواب میں حضرت نوحؑ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کیسے مناصب عطا فرمائے ہیں۔ میرا اجر بھی اللہ تعالیٰ پر ہے ... میں ہرگز کسی قیمت پر خدا پر ایمان لانے والوں کو کبھی دھتکار نہیں سکتا ... یہ یقیناً اپنے خدا کو پالیں گے۔ اور جو اپنے رب کو پالے اُس سے بڑا مرتبہ کسی کو اور کیا نصیب ہو سکتا ہے۔ ہاں بات یہ ہے .... کہ میں تو تمہیں بہت ہی جاہل اور بے وقوف پاتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ کتنی نعمتیں تمہیں عطا کی جانے والی تھیں اور ان کو دھتکار کر تم کتنی ذلیل اور کمینی باتوں میں پڑ گئے ہو۔ اور پھر یہ فرمایا کہ صرف یہ بات نہیں ہے کہ میں طبعاً ان لوگوں سے غریبوں سے محبت رکھتا ہوں جو خدا کے بندے بن رہے ہیں۔ بلکہ تمہیں ایک اور بات بھی بتاتا ہوں کہ اگر کسی کی طبیعت میں یہ بات داخل نہ بھی ہو اگر وہ ان کو نیچی نگاہ سے دیکھے گا اور گھٹیا سمجھے گا تو خدا کی پکڑ سے پھر اس کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ کوئی مدد پھر اُس کو غیر کی طرف سے نصیب نہیں ہوگی۔ فرمایا۔ پھر اللہ سے مجھے بچائے گا کون؟ کون میری حفاظت کرے گا خدا تعالیٰ کی پکڑ سے اگر میں نے ان غریبوں کو دھتکار دیا ... پھر تم کیوں نصیحت نہیں پکڑتے۔" پھر اسی مال والے پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ... کہ میں تمہیں یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس خزائن ہیں۔ دنیا کے خزانے اور بڑے اموال ہیں تم وہ خزانے میرے پاس آ کے لو۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں خود بذاتہٖ غیب کی خبریں رکھتا ہوں۔ نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں کوئی فرشتہ ہوں ... لیکن میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ

## جن لوگوں کو تم نے غربت کی وجہ سے ذلیل جانا ہے

خدا انہیں مال و دولت نہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ایک طرز بیان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی باتوں کا تو مجھے کچھ پتہ نہیں، میں عالم الغیب نہیں نہ میں فرشتہ ہوں۔ تم لوگوں کی طرح ایک انسان ہوں۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نعمتیں عطا کیں یعنی روحانی نعمتیں اور میرے پاس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

خزانے نہیں ہیں لیکن خدا ایک وقت ضرور لائے گا کہ میرے ماننے والوں کے گھر خزانوں سے بھر دے گا۔ کیونکہ خیر سے مراد دنیا کی دولت ہوتی ہے۔ جس طرح حسنۃ سے مراد اول معنوں میں، اخلاقی اور روحانی نعمتیں مراد ہوا کرتی ہیں۔ اُس کے نتیجے میں بعض دفعہ دنیاوی نعمتیں بھی اُس کے دائرے میں داخل شمار کی جاتی ہیں۔ لیکن اولاً طور پر حسنۃ کا معنیٰ نیکیاں اور خوبیاں اور روحانی اور مذہبی نعمتیں ہیں نہ کہ دنیاوی نعمتیں۔ اور اکثر، قرآن کریم نے لفظ "خیر" کو پہلے درجے میں دنیاوی نعمتوں کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ دوسرے معنے بھی وابستہ ہیں۔ تو اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوحؑ یہ پیغام دے رہے تھے کہ آج واقعۃً میرے پاس کوئی خزانے نہیں ہیں، کوئی علم غیب نہیں ہے اور میں فرشتہ بھی نہیں ہوں جنہیں خدا تعالیٰ کی عطا کے مطابق کسی نہ کسی حد تک جیساکہ یہاں قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے غیب کا، انسانوں کی نسبت زیادہ علم دیا جاتا ہے۔ یہ سب کہنے کے باوجود، آپ کا یہ فرمانا کہ میں ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو دنیا کی دولتیں نہیں دی جائیں گی۔ یہ طرز بیان، جو عربی زبان سمجھتے ہیں یا انگریزی میں بھی بعض اوقات ایسے طرز بیان کو استعمال کیا جاتا ہے، جتنا منفی میں شدت رکھتی ہے اتنا ہی مثبت میں بھی شدت کے معنی پیدا کر دیتی ہے۔ جب آپ کہتے ہیں میں ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ کبھی تمہیں خدا نہیں دے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ لازماً خدا تمہیں بہت زیادہ دے گا۔ چنانچہ فرمایا کہ ہم غریبوں کے بعد آنے والی نسلیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ دنیا کے اموال بھی کثرت سے عطا فرمائے گا۔ پس اگر اسی میں تمہاری دلچسپی ہے۔ تو ہم تمہیں بتا دیتے ہیں کہ تم لوگ غریب کئے جانے والے ہو اور یہ لوگ امیر کئے جانے والے ہیں۔

آخر پر فرمایا اللّٰہ اعلم ... خدا تعالیٰ کے نزدیک دلوں کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ ان کے دلوں پر کیا گذر رہی ہے۔ وہ کیسی کیسی اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا کیا قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اگر آج ان کے پاس نہیں ہے اُس کے باوجود یہ سب کچھ فدا کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ پس خدا تو دلوں پر نظر رکھنے والا اور دلوں سے پیار کرنے والا ہے۔ اگر میں ان باتوں کی طرف متوجہ نہ ہوں اور خدا کی طرح ان سے سلوک نہ کروں ... میں تو پھر بہت ہی گھاٹا کھانے والا، اور ظلم کرنے والا بن جاؤں گا۔"

جیسا کہ ان آیات کے مختصر تفسیری ترجمے سے آپ پر ظاہر ہو گیا ہو گا حضرت نوحؑ کا زمانہ کتنا پرانا ہے۔ کتنی قدیم کی باتیں ہیں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج کل خود اسی ملک میں،

## امریکہ کے حالات

پر یا امریکہ کے حالات کو سامنے رکھ کر یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے یہاں بھی ایسی قوم بستی ہے جس کو دنیا حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے خود ان کے اہل وطن جو نسبتاً سفید فام ہیں ان کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ اگرچہ قانون ان کو بعض حقوق دلواتا ہے آزادیاں دیتا ہے ان کو مواقع میں برابر کا شریک قرار دیتا ہے لیکن عملاً یہ خستہ حال ہیں اور گلیوں اور کارخانے کے کمترین کام کرنے والوں میں یہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ جہاں تک اقتدار کا تعلق ہے۔ حقیقت میں اقتدار کی کنجیاں سفید فام لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں یہ بہت ہی بے چینی کا شکار ہیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام کیونکہ ایک عالمی مذہب ہے اس لئے رنگ اور نسل کی تمیز نہیں کرتا۔ جیسے اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ رنگ اور نسل کے لحاظ سے کسی دوسری قوم کی تحقیر کی جائے اسے ذلیل سمجھا جائے اسی طرح اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ رنگ اور نسل کی بناء پر کسی قوم سے انتقام لیا جائے اور ان سے انصاف کا سلوک نہ کیا جائے اور اپنی قوم کو انتقامی تعلیم دی جائے۔ اسلام ایک توازن کا مذہب ہے اس لئے مجھے جب میں

یہ تفریق کر کے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں تو ہرگز مراد یہ نہیں کہ احمدیت ایک طرف ہے اور دوسری طرف نہیں ہے۔ احمدیت کے نزدیک خدا کے سب بندے برابر اور یکساں ہیں لیکن اگر احمدیت کوئی تفریق کرتی ہے تو ظالم اور مظلوم کے درمیان کرتی ہے۔ ایک رنگ اور دوسرے رنگ کے درمیان نہیں کرتی۔

لیکن اس وقت میں اس کی تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا۔ میں آپ سے یعنی ان دونوں سے جو بحیثیت احمدی یہاں موجود ہیں وہ کسی رنگ سے تعلق رکھتے ہوں۔ سیاہ رنگ سے تعلق رکھتے ہوں یا نسبۃً کم سیاہ رنگ سے تعلق رکھتے ہوں یا بالکل سفید رنگ سے تعلق رکھتے ہوں ان سے میں اِن آیات میں بیان کردہ مضمون کی روشنی میں، کچھ اہم باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ پاکستانی خصوصیت کے ساتھ جو باہر سے تشریف لائے اور یہاں آباد ہوئے۔ وہ بھی ایک قسم کے کمپلکس (COMPLEX) کا شکار ہیں۔ یعنی

## احساس کمتری

صرف رنگ کے سیاہ ہونے سے نہیں ہوا کرتا بلکہ بعض دفعہ رنگ کے کم سیاہ ہونے سے بھی ایک احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے احساس کمتری تو دل کے چھوٹا ہونے کا نام ہے۔ نظر کے چھوٹا ہونے کا نام ہے۔ خواہ یہ دل کا چھوٹا پن یا نظر کا چھوٹا پن، کالے رنگوں میں پایا جائے یا سفید رنگوں میں پایا جائے یا درمیانے رنگوں میں پایا جائے اُس کا مظہر ایک ہی ہو گا یعنی احساسِ کمتری اور دنیا کے معاشرے کی بہت سی بیماریاں احساسِ کمتری کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں لیکن سب سے زیادہ مذہب کی دنیا میں اگر کوئی قوم یا بعض قومیں احساسِ کمتری کا شکار ہو جائیں تو اس کے نہایت ہی خوفناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جیساکہ آپ نے ان آیات میں سُنا ہے، احساسِ کمتری اور سچائی اکٹھے نہیں رہ سکتے ایک دوسرے کے ایسے شدید دشمن ہیں کہ بیک وقت دونوں پنپ ہی نہیں سکتے۔ احساس کمتری کے نتیجے میں صداقت کھائی جاتی ہے جس طرح گھن کھا جاتا ہے بعض چیزوں کو، اسی طرح احساسِ کمتری ایمان کو کھا جاتا ہے۔ صداقت کو کھا جاتا ہے۔ شرافت کو کھا جاتا ہے۔

اور بعض دفعہ یہ احساسِ کمتری مخفی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی باہر سے پاکستانی ہو، یا غیر پاکستانی، بنگال سے آئے ہوئے ہوں یا عرب سے آئے ہوئے ہوں۔ وہ اگر یہ محسوس کریں کہ ان کے حالات نسبۃً ان لوگوں سے اچھے ہیں جنہیں سیاہ فام کہا جاتا ہے۔ اور ان کے رنگ بھی نسبتاً ان سے سفید فام قوموں کے قریب تر ہیں اور لاشعوری طور پر اس کے نتیجے میں وہ یہ سمجھنے لگیں کہ ہم کیونکہ اتنے کالے نہیں اور چونکہ اتنے غریب نہیں اس لئے ہم سفید فام لوگوں میں ملنے کے زیادہ اہل ہیں۔ اور وہ ہمیں زیادہ قرب عطا کریں گے۔ اس لئے اصل سوسائٹی ہماری ان کی ہے۔ ان سے تعلق بڑھائیں تو یہ ہمیں ان دوسروں پر ایک فضیلت حاصل ہے حالانکہ وہ اِن کی قوم سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

یہ احساس بسا اوقات میں نے دیکھا ہے۔ شعوری طور پہ پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ ایک احمدی اگر شعوری طور پہ یہ بات سوچے تو وہ احمدی رہتا ہی نہیں۔ وہ اس وقت بد دیانت اور بے ایمان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم سے روگردانی کرتا ہے۔ لیکن انسان ہزار دھوکوں کا شکار ہے۔ ایسی غفلتوں کا شکار ہے کہ بعض دفعہ اس کی آنکھ نہیں کھلتی، موت کا قرب، بعض دفعہ آنکھ کھول کر اُسے ایسا پیغام دیتا ہے کہ وہ حیران رہ جاتا ہے کہ ساری عمر میں نے گذاری اور مجھے محسوس نہیں ہوا کہ میں کیسی عمر گذار کے آیا ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو، اس کے حالات کا تجزیہ کر کے تفصیل سے سمجھایا جائے کہ

تم کیا کر رہے ہو۔ کیوں کر رہے ہو؟ کیوں تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے میں ہر پاکستانی یا غیر امریکن یا نیم رنگ رکھنے والے کو ملزم قرار نہیں دے رہا مگر کم فہمی کے نتیجے میں ایسا ہوتا ضرور ہے اور ایک بڑی تعداد ایسے امراض کا شکار ہو جاتی ہے

## بہت پُرانی بات ہے۔

اُس زمانے میں بہت کم پاکستانی یہاں آنے لگے تھے۔ ایک دفعہ ایک پاکستانی نے مجھ سے بیان کیا کہ امریکہ میں جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک نعوذ باللہ من ذٰلک ہمارے مبلغین نے یہ غلطی کی کہ پہلے سیاہ فام لوگوں میں تبلیغ شروع کر دی۔ اور اُس کے نتیجے میں وہ جوق در جوق شامل ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ خود اپنے ہاتھوں سے سفید فام قوموں کے لئے رستے بند کر دیئے اس کے اندر وہ احساس کمتری پایا جاتا تھا۔ جو حضرت نوحؑ کی بظاہر غالب قوم کے اندر پایا جاتا تھا۔ اس کے اندر وہ جاہلانہ بات تھی کہ جو نسبتاً کم عزت رکھنے والی قومیں ہیں وہ خدا کے ہو بھی جائیں تب بھی وہ گویا ذلیل ہی رہیں گی۔ اور سفید فام آئیں گے تو دین کو عزت ملے گی، سفید فام نہیں آئیں گے تو دین ذلیل رہے گا۔ وہ بات کرنے والا ایک ذلیل سوچ رکھنے والا تھا۔ میرا دل متلانے لگا کہ وہ کس قسم کی بات کر رہا ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ میرے باشعور بندے ہزار ہا سال پہلے بھی ایسے روشن دماغ رکھتے تھے کہ وہ جانتے تھے کہ سچی فضیلتیں کن باتوں میں ہیں وہ جانتے تھے کہ اگر خدا تعالیٰ غریبوں کو توفیق دے اور کم دکھائی دینے والے کم نظروں کو چھوٹا دکھائی دینے والوں کو توفیق دے تو وہ خدا کے ایسی عزت پاتے ہیں کہ تمام دنیا پر وہ فضیلت پا جاتے ہیں۔ ان کے آنے سے دین کو عزت ملتی ہے ان کے جانے سے دین کی ذلت ہے اور جو دین کو چھوٹا دیکھتے ہیں ان کے نہ آنے میں دین کی عزت ہے اور پھر یہ کہ ان پر دروازے کیسے بند کئے جا سکتے ہیں؟ اگر خدا تعالیٰ کسی قوم کو فضیلت عطا کرے اور وہ نیکی اور قربانیوں کی طرف آگے بڑھے تو اس بنا پر ان پر دروازے بند کئے جائیں کہ تمہارا رنگ، تمہاری قومی حیثیت مختلف ہے۔ تم غریب لوگ ہو۔ یہ دروازے ظاہراً بعض دفعہ نہیں بند کئے جاتے۔ بعض دفعہ دلوں پر تالے پڑتے ہیں اور رجحان بند ہو جاتے ہیں۔ ان کی طرف دیکھنے والی نگاہیں مجرم ہو جاتی ہیں۔ ان کو محبت سے سینے سے لگانے کی بجائے وہ ایک ہلکی سی دوری محسوس کرتے ہیں۔ ایک پردہ سا بیچ میں حائل کر دیتے ہیں۔ پس آپ نے ظاہری طور پر کبھی ایسا واقعہ نہیں سنا ہوگا کہ ان لوگوں میں سے احمدی ہوتے ہوں۔ اور ان پر مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں کہ تم نے نہیں آنا۔ لیکن ایسے واقعات آپ نے ضرور دیکھے ہوں گے اور اگر آپ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنے اندر بھی ایسی بدنصیبی قریب دکھائی دے کہ آپ نے اپنی روح کے دروازے ان پر کچھ بند کئے یا بھیڑ دیئے کم سے کم، اگر مقفل نہیں کئے تو نہیں چاہا کہ یہ کھلے ہوں اور یہ شوق سے اندر داخل ہوں۔

## اس رجحان کے نتیجے میں

جماعت احمدیہ کو اتنا شدید نقصان پہنچا ہے کہ آپ اُس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت نوحؑ کی یہ بات کتنی سچی ہے۔ آپ نے فرمایا... اگر میں نے ان کو دھتکارا تو خدا کی نگاہ میں یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ پھر جب خدا اپنی تقدیر جاری کرے گا تو تم میں سے کوئی میری مدد نہیں کر سکے گا۔ کتنا عظیم الشان، خوشخبریوں سے بھرا ہوا زمانہ تھا جب کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ یہاں تشریف لائے اور جوق در جوق قوم در قوم ان لوگوں نے جنہیں سیاہ فام کہا جاتا ہے احمدیت کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے اپنے سینے وا کر دیئے اور اُس زمانے میں تار کا خیال بہت شاذ آیا کرتا تھا عموماً خطوں کا زمانہ تھا بلکہ لوگ تار کو اتنا بڑا واقعہ سمجھتے تھے کہ تار دینے کی بجائے خط پر لکھا کرتے تھے کہ آپ اس خط کو تار سمجھیں۔ یعنی ہے تو بہت بڑی ارجنسی (URGENCY) بہت ہی شدت کی ضرورت ہے لیکن تار تو بہت بڑی بات ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر میرے خط کو ہی تار سمجھ لیں۔ اور ہمارے دیہات میں خصوصاً پنجاب میں تو یہ عام محاورہ ہے۔ اس زمانے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اتنا EXCITE ہو گئے کہ تاروں پر تاریں دینے لگے۔ آج یہاں انقلاب آگیا، آج وہاں انقلاب آگیا۔ یہاں جوق در جوق لوگ شامل ہوئے وہاں قوم در قوم لوگ شامل ہونا شروع ہوئے ہیں۔

اس زمانے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبے سنیں کس طرح حمد باری تعالیٰ سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس غریب جماعت جس کے کارکنوں کو کھانے کے لئے روٹی میسر ہونے کی کوئی ضمانت نہیں اس کا ایک غریب نمائندہ ایک امیر ترین ملک میں جاتا ہے اور وہاں سے خوشخبریاں بھیج رہا ہے کہ خدا کے فضل سے ان قوموں کے دل کھل رہے ہیں۔ کسی نے ان سے یہ سوال نہیں کیا کہ کالے آرہے ہیں یا سفید آرہے ہیں۔ کسی نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے نہیں پوچھا کہ تم نے حکمت عملی کیا اختیار کی۔ کہیں یہ تو نہیں کر رہے کہ کالوں کو قبول کر رہے ہو اور سفید پیچھے رہ جائیں۔

## ہر آنے والا خُدا کا بندہ تھا

اور خدا کے بندے کے طور پر، خدا کے بندے دونوں ہاتھوں سے اُسے سینے سے لگا کر قبول کیا کرتے تھے۔ ہر آنے والا تقویٰ کی رونقیں ساتھ لے کے آتا تھا اور ہر تقوے والا، مقابلۃً تقویٰ کے نور سے اُسے اور بھی زیادہ مزین کرتا چلا جا رہا تھا۔ یہ وہ دور تھا کہ اگر اسی طرح جاری رہتا تو بعید نہیں تھا کہ آج اس ملک کی ایک بھاری تعداد خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی اسلام میں داخل ہو چکی ہوتی اور بجائے اس کے کہ یہ ملک دنیا میں برائیاں پھیلانے کا اڈہ بنا ہوا ہوتا بجائے اس کے کہ دنیا میں گند پھیلانے کے لئے یہاں سب سے بڑی صنعتیں قائم ہوتیں۔ یہاں سے دنیا کے لئے رحمتیں بانٹی جاتیں۔ دنیا یہاں سے نعمتیں حاصل کرتی، دین کی بھی اور دنیا کی بھی اور یہ ملک دنیا کے سامنے عظیم الشان محسن کے طور پر ابھرتا۔

جتنی اس قسم کی تعداد ہے وہ اتنی بڑی طاقت ہے کہ اگر وہ اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلامی تہذیب سے وابستہ ہو جائیں اور اُس رنگ ڈھنگ کو اپنے لئے اختیار کر لیں اور خلافت کی تنظیم سے وابستہ ہو جائیں تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن سکتے ہیں کوئی دنیا کی سازش، کوئی دنیا کی طاقت ان کو پھر دبا نہیں سکتی اس طرح ابھریں گے کہ ناممکن ہے کہ ساری دنیا بھی چاہے تو ان کو دبا دے۔ اسلام میں اگرچہ بظاہر ابھرنے کی تعلیم نہیں ہے، بظاہر بغاوت سے منع کیا گیا ہے اور انکسار بتایا گیا ہے۔ HUMILITY سکھائی گئی ہے کہ عاجز بندے بنو اور اسلام بتاتا ہے کہ خدا کو عجز کی راہیں پسند ہیں لیکن اس میں حکمت کا بہت بڑا راز ہے کہ وہ قومیں جو خدا سے محبت کے نتیجے میں عاجز بنتی ہیں، اُن کے اندر خدا کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو خدا اپنی عظمتیں عطا کرتا ہے۔ اور کوئی دنیا کی قوم نہیں ہے جو اُن لوگوں کو دبا سکے جن میں خدا کی طاقت پیدا ہو جائے۔

اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج دنیا کی تقدیر کا نقشہ بدل چکا ہوتا آج اور مسائل دنیا میں ہو رہے ہوتے آج امریکہ کے میدان سے اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہوتا اور وہ جو آپ باتیں سنتے تھے کہ مغرب سے سورج طلوع ہوگا آپ اپنی آنکھوں سے اُسے ظہور ہوتے دیکھ لیتے۔

## چھوٹی چھوٹی بدنصیبیاں

بعض ایسے ہی مرحلوں کا شکار بعض لوگ ہیں، اپنے آپ کو خدا کی فضیلت کے نتیجے میں، افضل سمجھنے لگ جاتے ہیں! اور خدا کے ان بندوں سے جو دنیا کے لحاظ سے نسبتاً ان سے

کم درجے پر ہوں ان سے تکبر کا سلوک کرتے ہیں۔ اگر آپ ان میں سے نہ بھی ہیں جنہوں نے تکبر کا سلوک کیا تو پھر جیسی محبت کا سلوک چاہیئے تھا، جیسے سینے سے لگانے کی ضرورت تھی ایسا آپ نے نہیں کیا چنانچہ بعد میں اسلام کے چھوٹے ورشن VERSION بھی آنے شروع ہوئے یعنی مصنوعی اسلام کے نام پر تنظیمیں آنے والی جو اس وقت یہاں داخل ہوئی ہیں جب ان کو دولت دی گئی ہے کہ جاؤ اس دولت کے ذریعے امریکہ میں جا کے اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔ حضرت نوح[۲] کا یہ بیان اگرچہ ان کو جھوٹا بتا رہا ہے۔ اگرچہ بتا رہا ہے کہ جب تک تمہارے پاس دولت نہیں آئی تم کیوں اس میدان میں نہیں نکلے۔ اس لئے تم قوموں کی بھلائی کے جذبے سے نہیں نکل رہے۔ دولت کی خاطر پیسے لے کر کر رہے ہو تم تبلیغ۔ اس کے باوجود چونکہ جماعت احمدیہ نے میدان خالی چھوڑ دیا تھا اس لئے جوق در جوق یہ لوگ اُن کی طرف جانا شروع ہوئے۔ اور ایک بہت بڑی طاقت بن گئے مگر بد نصیبی سے۔ کیونکہ متقی قیادت ان کو نصیب نہیں ہے۔ متقی لیڈر شپ نصیب نہیں ہے۔ اس لئے وہ لوگ ان کو اسلام میں داخل کر کے ان کو غلط کاموں کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں سیاست کے فائدے اٹھانے کے لئے اِن کو جرائم پر آمادہ کیا جا رہا ہے ان سے خوفناک کام لئے جاتے ہیں ان کو نیکی کے غلط تصور دیئے جاتے ہیں اور ہر وہ بات جو اسلام نے غلط قرار دی اس کی طرف باقاعدہ منظم طریق پر ان کو تیار کیا جا رہا ہے۔ کوئی کسی لیبل LABEL کے نیچے مسلمان ہو رہا ہے کوئی کسی لیبل کے نیچے مسلمان ہو رہا ہے اور ہر پیسے دینے والے کا اپنا ایک ذاتی مقصد ہے ایک سیاسی مقصد ہے کہ ہم اِن کو استعمال کریں۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ بہت بڑی طاقت۔

یہ طاقت اگر احمدیت میں داخل ہوتی تو اس سے لاکھوں گنا بڑی طاقت بن جاتی کیونکہ یہ طاقت خدا کے ہاتھ میں آجاتی۔ بندوں کے ہاتھ میں جب طاقتیں آتی ہیں تو وہ ہمیشہ برائی کے لئے استعمال ہوتی ہیں خدا کے ہاتھ میں جب طاقتیں آتی ہیں تو ہمیشہ بھلائی کے بے شمار سرچشمے ان طاقتوں سے پھوٹتے ہیں۔ اور ساری دنیا کو سیراب کر دیا کرتے ہیں۔

اس لئے میں سمجھتا ہوں، میں نہیں کہہ سکتا کہ کس کا قصور تھا یا کس کا نہیں تھا، یا کس کا آج قصور ہے۔ یا کس کا نہیں ہے۔ مگر میں یہ آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن کریم نے جو یہ واقعہ بیان کیا ہے

## یہ ایک ہمیشہ کی سچائی ہے

قرآن کریم کی نظر دلوں پر ہے کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے اور جیسا حضرت نوح[۲] کے زمانے میں ہو گذرا وہ سب کچھ آج بھی ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہو رہا ہو۔ اس لئے ہم نتائج کے لحاظ سے جانچ سکتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ فلاں نے یہ ظلم کیا یا فلاں مبلغ سے غلطی ہوئی یا فلاں آنے والے نے یہ قصور کیا۔ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ ہم سب سے کوئی اجتماعی قصور ضرور ہوا ہے۔ ورنہ آج ہم اس حالت میں احمدیت کو یہاں نہ دیکھتے اس لئے اس نظریئے کو تبدیل کریں اس لئے نہیں کہ آپ نے اُن کو حاصل کرنا ہے۔ اس لئے کہ آپ ہلاک ہو جائیں گے اگر آپ نے یہ نظریہ تبدیل نہ کیا۔ تعداد جیتنے کی خاطر آپ جو بھی فعل کریں گے۔ وہ بے معنی ہے۔ آپ نے خدا جیتنے کے خاطر فعل کرنے ہیں۔ پس اگر آپ خود خدا سے کھوئے جا رہے ہیں اس طرز عمل کے نتیجے میں تو پہلے اپنی فکر کریں۔ اگر آپ اپنی فکر کریں گے اور با خدا ہو جائیں گے تو خدا خود ان کی فکر کرے گا۔ پھر آپ کے لئے سکیمیں بنانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح ان کو بلائیں۔ اپنے دل خدا کے لئے کھولیں۔ خدا کی خاطر تقویٰ اختیار کریں خدا کی خاطر انکسار پیدا کریں اپنے اندر اور ہر قسم کے کبر سے ایسا خوف کھائیں جس طرح آپ کوڑھیوں سے خوف کھاتے ہیں جس طرح شیر سے ڈر کے مارے بھاگا جاتا ہے۔ اُس سے بھی زیادہ کبر سے خوف کھائیں۔ اس سے زیادہ ہلاک کرنے والی اور کوئی چیز نہیں اور یہ مخفی دروازوں سے اندر داخل ہوتا ہے۔ یہ بغیر آہٹ کے چلتا ہے۔ اور جب انسان کے اندر داخل ہو جاتے تو اس کے وجود پر قبضہ کر لیتا ہے اور بسا اوقات عجز کا پیغام دینے والے، عجز کا اظہار کرنے والے خود تکبر کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔

اِس لئے ضروری ہے کہ باہر سے آنے والے، خصوصیت کے ساتھ اپنی نگاہوں کو تبدیل کریں۔ خدا کا شکر ادا کریں کہ ان کو ایک غیر ملک میں ایسی دنیا کمانے کی بھی توفیق ملی جسے وہ دین کی طرف منتقل کر سکتے ہیں۔ اور اگر نہیں کر سکتے تو ان کا آنا بیکار۔ انہوں نے اپنی روحوں اور اپنی اولادوں کے سودے کئے ہیں اس ملک میں پس اگر خدا نے آپ کو دیا ہے تو اس خیال سے خدا کے حضور جھکیں اور اس کا شکر ادا کریں کہ خدا نے ہمیں وہ کچھ دیا جس کی ہمیں تمنا تھی کہ ملتا تو ہم خدا کی راہوں پر خرچ کرتے۔ ملتا تو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے۔ پہلے خالی ہاتھ تھے۔ حسرتیں تھیں۔ اب خدا نے ہاتھ بھرے ہیں تو حسرتیں پوری کرنے کا زمانہ آیا۔ اُمنگیں پوری کرنے کا زمانہ آگیا۔ اگر یہ احساس پیدا ہوگا تو کتنا شکر آپ کے دلوں میں پیدا ہوگا۔ پھر ان بھائیوں کو پس ماندہ لوگوں کو اٹھائیں۔ ان کو سینے سے لگائیں کیونکہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے۔ قرآن کریم سے آپؐ نے جو کچھ سیکھا، اُسے اس حیرت انگیز شان کے ساتھ اپنے وجود میں داخل کر دیا کہ۔

## ہمیشہ کیلئے حسین ترین نمونے

دنیا کے سامنے ایسے پیدا ہوئے کہ ان کی کوئی مثال آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبوں کے ساتھ ایسی محبت کی ہے کہ اصحاب صُفّہ وہ لوگ ہیں جو غرباء میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجے میں مسجد میں آکے بیٹھ گئے۔ یہ جوابی پیار کیسے پیدا ہوا اگر پہلے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں پیار پیدا نہیں ہوا تھا۔ بعض لوگ اپنی بے وقوفی اور نا سمجھی سے یہ گمان کرتے ہیں کہ اصحاب الصفہ، سب کے سب وہ لوگ تھے جو بیکار تھے جن کو دنیا کی کمائی کے ڈھنگ نہیں آتے تھے۔ اور اس کے نتیجے میں جس طرح درویش، لولے لنگڑے اکٹھے ہو جایا کرتے ہیں، بعض جگہوں پہ جہاں کھانا مفت ملتا ہے اس طرح اصحاب الصفہ بھی آگئے چونکہ نیک تھے اس لئے مسجد میں آکر بیٹھ گئے بجائے کسی اور یتیم خانے میں جانے کے۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹا تصور ہے وہ صاحب عظمت و وقار لوگ تھے ان میں ایسے تھے جو دنیا کمانا جانتے تھے اس کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپ کے حضور حاضر کر دیا۔ اور غربت قبول کی تھی کیونکہ جانتے تھے کہ غربت میں ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیار ملتا تھا ابو ہریرہؓ کے حالات دیکھیں۔ ساری عمر بڑی اچھی ٹھاٹھ کی زندگی گذاری لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اس خیال سے اس پیارے رسول کی پیاری باتیں جو میں پہلے زمانوں میں نہیں سن سکا وہ سننے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ مسجد کے ساتھ بیٹھ جاؤں، مسجد ہی کا ہو رہوں۔ تاکہ جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائیں میں ساتھ جا سکوں، جب بھی کچھ فرمائیں میں سُن سکوں، چہرہ دیکھ سکوں۔ چنانچہ وہ جن کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ بعض دفعہ فاقوں سے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے یہ تھی ان کی غربت کی وجہ اور غربت کے نتیجے میں آپ نے دوسروں سے زیادہ پیار پایا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تلاش کرنا ہو تو غریبوں اور مسکینوں میں تلاش کرو۔ آپ نے فرمایا قیامت کے دن بھی خدا مجھے غریبوں میں اُٹھائے گا۔ کمزوروں میں اُٹھائے گا کیونکہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہیں تمہیں اٹھاؤں گا جن سے تم پیار کرتے ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک موقعے پر ایک صحابیؓ سے کہا، جس نے کہا کہ یا رسول اللہ دعا کریں کہ میں قیامت کے دن آپ کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔ آپؐ کا قرب عطا کیا جاؤں۔ آپ نے فرمایا تم میں کیا بات ہے؟ اُس نے کہا کہ میں آپؐ سے عشق کرتا ہوں۔ مجھ میں اور کیا بات ہونی تھی! میں تو محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں غریبوں کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا۔ غریبوں میں مجھے دیکھنا قیامت کے دن۔ بتاتا ہے کہ غریبوں سے بڑھ کر آپؐ ان سے محبت کرتے تھے۔ پس غریب بھی آپ کے گرد اکٹھے ہوئے اور امیر بھی، امارتوں کو لاتیں مار کے، امارتوں کو دھتکار کر، آپ کے قریب اکٹھے ہو گئے اور وہاں جو بھی غریب تھے عشق کی خاطر غریب ہوئے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے خاطر غریب ہوئے۔ اور ایسے خزانے، ایسی نعمتیں ان کو عطا ہوئیں کہ آج اُن کا نام، اگر کوئی مسلمان امیر سے امیر بھی ہو، بڑی سے بڑی بادشاہت بھی اس کو عطا ہوئی ہو، وہ ان کا نام لیتے وقت ان پر سلامتی بھیجتا ہے، اس کا سر جھکتا ہے۔ ان کی عظمتوں کے سامنے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا حضرت نوحؑ نے اجمالاً ذکر کیا تھا۔ پس غریبوں سے سچی محبت، حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے۔

جہاں تک رنگ اور نسل کا تعلق ہے آپ جانتے ہیں کہ

## سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

کو کیا عظمت نصیب ہوئی۔ ایک سیاہ فام انسان ہی تو تھا اور وہ بھی غلام لیکن حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں، جب ان کو دیکھتے تھے تو سیدنا بلالؓ کہہ کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ عجیب مذہب تھا اور عجیب اس مذہب کی شان تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس مذہب کے آئینے کے طور پر چنے گئے۔ اس لئے اپنی ذات کو ہٹا دیا اور کلیۃً قرآن کریم کو سامنے کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت آپ کے پیار، آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک ایسا شخص جو نہ صرف یہ کہ انتہائی غریب تھا، بلکہ اس کا رنگ سیاہ اُس کا حلیہ اتنا خراب، کہ دنیا کے بدصورت ترین آدمیوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ بعض لوگ اس کی طرف دیکھتے نہیں تھے کیونکہ دیکھ کر گھبراہٹ ہوتی تھی اور خوف طاری ہوتا تھا۔ اتنی منحوس صورت!

وہ مزدور تھا اور مزدوری کر کے اپنی روزی کا انتظام کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اسی حال میں سوچتا ہوا ایک جگہ کھڑا تھا کہ میرا کیا حال ہے۔ میں کس خاطر پیدا کیا گیا؟ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گذرے۔ آپ نے جس طرح مائیں پیار سے بچوں کی آنکھیں بند کر لیا کرتی ہیں۔ اسی طرح آگے بڑھ کر، اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا کہ دیکھتے ہیں یہ بوجھتا ہے کہ نہیں کہ میں کون ہوں؟ پیار کا اظہار تھا۔ وہ جانتا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں ہے جو ایسی محبت کرنے والا ہو غریبوں اور مسکینوں سے۔ جانتا تھا کہ وہی ہیں اس کے باوجود اس کو ایک عظیم موقعہ میسر آیا اور اُس نے اپنے پسینے سے تر آلود جسم کو، اپنے بدبو دار کپڑوں کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنا شروع کر دیا۔ ہاتھ پھیرنے شروع کئے۔ یہ بہانہ بنا کر کہ گویا میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہے کون! آخر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہوں میں؟ اس نے کہا کہ آپؐ کے سوا ہو کون سکتا ہے! میں تو صرف اس خوش نصیبی سے فائدہ اٹھا رہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ میرا جسم آپ کے ساتھ لگے، مس ہو۔ میں اپنے ہاتھوں سے آپ کے پیارے جسم کو ٹٹولوں۔ یہ قسمتیں کہاں نصیب ہوا کرتی ہیں! اس کے بعد اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپؐ کے سوا کون پوچھ سکتا ہے۔ جیسے دنیا میں کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ آج اگر بازار میں بیچنے جائیں تو کوئی میرا خریدار نہیں ہو گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں۔ آسمان کا خدا تمہارا خریدار ہے تم اس کی نظر میں محبوب ہو اس کی نظر میں عزت رکھتے ہو۔

یہ اسلام ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا۔ اگر یہ اسلام لے کر آپ امریکہ کی گلیوں اور بازاروں میں نکلیں تو اس اسلام نے بہرحال غالب آنا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اس اسلام کی کشش سے قوموں کو بچا نہیں سکتی پھر کشاں کشاں وہ آپ کی طرف چلے آئیں گے کیونکہ

## آپ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے ایلچی بن جائیں گے

محض آپ کے پیغام کے زبانی ایلچی نہیں رہیں گے اور آج کی دنیا زبانی پیغاموں کے سفیروں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتی۔ اور تو بڑی بڑی طاقتوں کے سربراہ بھی، صلح کے جھوٹے سفیر اور محبت کے جھوٹے سفیر۔ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے سچے سفیر بن کے دیکھیں کہ آپ کو خدا کیسی عظمتیں عطا کرتا ہے اور ان لوگوں سے پیار کرنا سیکھیں۔ میں تو جب بھی ان سے ملتا ہوں میرے وہم و گمان میں بھی کوئی رنگ کا فرق نہیں آتا نہ مجھے یہ کالے نظر آتے ہیں نہ مجھے یہ سفید نظر آتے ہیں۔ مجھے تو یہ اللہ کے نور سے مزین دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں ایسے ایسے لوگ میں جانتا ہوں جن کا عشقِ خدا سے دل بھرا ہوا ہے۔ وہ راتوں کو اُٹھ کے تہجد پڑھتے ہیں۔ غربت کے باوجود خدا کی راہ میں مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔ ایسی محبت رکھتے ہیں احمدیت سے کہ ان کے چہرے بشرے سے جھلکتی ہے ان کی آنکھوں سے ڈھلکتی ہے آنسو بن کر بعض دفعہ جذبات کے بے قابو ہو کر اس طرح سینے سے لگتے ہیں کہ سسکیوں اور سبکیوں کی آواز سے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ کہہ کیا رہے ہیں۔ میں تو ان کو دیکھتا ہوں تو خدا کے نور کے سوا ان میں اور کوئی چمک نہیں دیکھتا۔ بے اختیار میرا دل ان کی محبت میں اچھلتا ہے۔ میری روح ان کے پیار سے وجد کرنے لگتی ہے۔ آپ نے بھی تو میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ ایسا ہی بنیں ورنہ آپ اپنے عہد بیعت میں سچے نہیں ہوں گے۔ اور جب تک آپ ایسا نہیں بنیں گے آپ امریکہ کی تقدیر کو تبدیل نہیں کر سکیں گے۔ لاکھ پاکستانی، یا لاکھ عرب یا لاکھ انڈونیشین یا ملیشین یا بنگالی یہاں آ کر آباد ہو جائے جب تک حضور اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور لے کر نہیں نکلتا، وہ اس قوم کو فتح نہیں کر سکتا۔ جن کو آپ ادنیٰ سمجھتے ہیں، نعوذ باللہ من ذٰلک، یا یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا ان کو ادنیٰ سمجھتی ہے۔ اُن کے اندر ہیرے جواہر ہیں۔ ان کے اندر عظیم طاقتیں مخفی ہیں اور وہ خدا کے پیار کو قبول کرنے کے لئے باقی قوموں سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ اُن کو محرومی کا احساس ہے وہ قومیں جن کو سب کچھ مل چکا ہو وہ متکبر ہو جایا کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا، حضرت نوحؑ نے فرمایا تھا تم تو اپنی دولت میں اندھے ہوئے ہو۔ میں تمہیں کیسے دکھا دوں کہ نعمتیں وہاں نہیں یہاں ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے ان کی غربت کی بناء پر بصیرت عطا فرما دی ہے۔ ان کے احساس محرومی نے ان کو تیار کر دیا ہے کہ وہ نعمت جو ان کی طرف آئے وہ اُسے قبول کریں پس اس احساس سے ان کو فائدہ اٹھانے دیں۔ آپ ان کی راہ میں حائل نہ ہوں ان تک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و خلق کا پیغام پہنچائیں۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی کایا پلٹتا ہے۔

## یہ وہی قومیں ہیں

جو شراب کے نشے میں دُھت اور دن رات میوزک اور بعض دفعہ ڈرگز DRUGS کے عادی ہو کر اپنی زندگی کو گنوا رہے ہیں انہی میں سے احمدی نکلے ہیں اور آپ دیکھیں کہ اُن لوگوں کی کتنی کایا پلٹ گئی ہے۔ ایک احمدی ایسے میوزیشین MUSICIAN ہیں یہاں جو اپنے وقت میں اس تیزی کے ساتھ میوزک میں ترقی کر رہے تھے کہ بہت جلد انہوں نے امریکہ کی سطح پر شہرت حاصل کر لی۔ اور ان کے متعلق ماہرین کا خیال تھا کہ یہ ALL TIME BEST یعنی ایسے عظیم الشان میوزیشین بن جائیں گے کہ گویا ان کو یاد کیا جائے گا کہ اپنے زمانے میں بہترین تھے احمدی ہو گئے۔ نہ میوزک کی پرواہ کی نہ میوزک سے آنے والی دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا۔ سب کچھ یک دفعہ یک قلم منقطع کر دیا۔ وہ درویشانہ اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ باقاعدگی سے تہجد پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسا عشق ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا سے عشق تھا۔ رنگ بدلے ہوئے ہیں، کیفیت ہی اور ہو چکی ہے اور لوگ ان کو دیکھتے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ان کے بھیس میں کیا وجود پھر رہا ہے۔ میں مدت سے ان سے واقف ہوں اور اُن سے بارہا باتیں کی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا، اُن کو جواب دیتا ان سے رحمت و شفقت کا اظہار فرماتا ہے۔ آپ کو کیا پتہ کہ یہاں کتنے جوہر قابل موجود ہیں۔ اور اگر ہم نے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ اُن کی قدر نہ کی تو خدا ہماری قدر نہیں کرے گا۔ ہماری ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرے گا۔

اس لئے اپنی کیفیت بدلیں۔ اپنے حالات تبدیل کریں اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کا میں ذکر کر رہا ہوں جو احمدی ہو کر اپنی حالت بدل کر مجھے بھی بے انتہا پیارے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ خدا کو بہت پیارے ہیں۔ ورنہ مجھے کبھی پیارے نہ ہوتے۔ ان کو میرا یہ پیغام ہے کہ

## آپ اسلام سے عظمت کردار حاصل کریں۔

استغناء حاصل کریں۔ آپ کو بھی اسلام ایک خاص اسلوب زندگی سکھاتا ہے۔ اسلام آپ کو بتاتا ہے کہ آپ ہر قسم کے کمپلکس COMPLEXEX ہر قسم کے احساس کمتری سے آزاد ہو گئے ہیں۔ جب آپ نے خدا کو پایا یا یہ سمجھ کر کے خدا کو پایا تو پھر احساس کمتری کی گنجائش کون سی باقی رہ جاتی ہے۔ پھر کیوں آپ حساس ہو جاتے ہیں۔ اس بات سے کہ فلاں نے مجھے یوں دیکھا اور فلاں نے مجھے یوں نہیں دیکھا۔ حضرت نوحؑ کیوں حساس نہیں ہوئے؟ حضرت نوحؑ کے ماننے والے غریب کیوں نہ حساس ہوئے۔ یہی وہ آیات ہیں جو آپ کو بھی تو ایک پیغام دے رہی ہیں۔ آپ سے بھی تو مخاطب ہیں۔ ایک خدا کا عظیم الشان بندہ جو خدا کو اتنا پیارا تھا اور اُس کے چند ماننے والے اتنے پیارے تھے کہ ان کو باقی رکھنے کے لئے اُس علاقے کے ہر دوسرے انسان کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ اُس عظیم الشان وجود کو اور اُس کے ماننے والے خدا کے پیاروں کو اس قدر ذلت سے دُنیا دیکھتی تھی، اس قدر ہتک کا سلوک کرتی تھی اس قسم کی تحقیر کے ساتھ اُن سے معاملہ کیا جاتا تھا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب وہ کشتی بنا رہے تھے تو آتے جاتے قوم کے سردار اور دوسرے قہقہے اُڑاتے اور مذاق اُڑاتے کہ دیکھو جی یہ پاگل کے بچے۔ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو۔ حال یہ ہے کہ روٹی میسّر نہیں اور ہم جس وقت چاہیں انہیں ذلیل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بچائے جائیں گے اور تم لوگ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اُن کے اندر کیوں احساسِ کمتری پیدا نہیں ہوا! اس لئے کہ اُن کا ایمان سچا تھا۔

وہ جانتے تھے کہ وہ خدا کے ہو چکے ہیں، وہ دوسروں پر رحم کیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ سے اگر کوئی ایسا سلوک کرتا ہے تو آپ اُن پر رحم کریں۔ نہ کہ اُس کے ردّ عمل کے نتیجے میں آپ کہیں کہ اچھا یہ ہم سے ایسا سلوک کرتا ہے ہم بھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اپنے خدا سے پیچھے ہٹیں گے، یا اپنی بھلائی سے پیچھے ہٹیں گے خود اپنے سے بیوفائی کریں گے! کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ اسلام آپ کا ہے۔ اور خدا آپ کا ہے۔ اگر کوئی باہر سے آنیوالا اُس خدا اور اُس اسلام سے برگشتہ ہو رہا ہے اپنے اخلاق اور اپنی قدروں میں تو آپ کو کیا حق ہے یا کیسی عقل ہے کہ آپ خود برگشتہ ہونے لگیں! آپ کو یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ اللہ آپ کا ہو چکا ہے۔ آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ کون کس طرح آپ کو دیکھتا ہے۔ اور یہ عظمت آپ کے اندر پیدا ہو گی۔ تب آپ اس ملک میں غالب آئیں گے۔ مذہبی اقدار غیور دیں۔ نفسیاتی لحاظ سے میں آپ کو بتاتا ہوں یہ لازمی حقیقت ہے جسے اگر کوئی قوم بھول جائے گی تو کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتی۔ وہ قومیں جو احساس کمتری سے آزاد ہو جایا کرتی ہیں جو سیدھی راہ پہ چلنا جانتی ہیں قطع نظر اس کے کہ کوئی اُن کو دیکھ رہا ہے یا نہیں دیکھ رہا۔ کوئی اُن کی عزت کر رہا ہے یا نہیں کر رہا۔ یہی وہ قومیں ہیں جو انبیاء کی کوکھ سے جنم لیا کرتی ہیں۔ انبیاء یہ قومیں بنایا کرتے ہیں اور اُس کے بعد بڑی بڑی قومیں ہلاک ہو جایا کرتی ہیں اور یہ قومیں عظمت پاتی ہیں کیونکہ وہ خدا کے نام سے عظمت پاتی ہیں۔ اس لئے

## آپ خوش نصیب ہیں۔

کیوں نہیں سمجھتے کہ آپ کو ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی آپ کو سینے سے لگائے یا نہ لگائے۔ آپ وہ بنیں جو لوگوں کو سینے سے لگائیں اور احسان کے طور پر لوگوں کو سینے سے لگائیں۔ کیوں کہ خدا نے آپ کو چن لیا ہے رحمت کے لئے اور نعمتوں کے لئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی ہر احساسِ کمتری سے آزاد ہو جائے۔ وہ جن کے رنگ نسبتاً صاف ہیں اور جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولتیں عطا کی ہیں۔ اُن کا احساسِ کمتری بھی اُن کو ہلاک کر سکتا ہے اور ضرور کر دیگا اگر وہ اس سے باز نہ آئے۔

اور وہ قومیں جو بظاہر دُنیا میں کم درجے پہ شمار کی گئی ہیں اگر وہ احساس کمتری کا شکار رہیں گی تو اُن کو بھی احساس کمتری شکار کر دیگا، ہلاک کر دیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سارے راز ہمیں سکھا دیئے ہیں۔ دُنیا کا سب سے بڑا ماہر نفسیات، آدم سے لیکر آخری انسان تک، جتنے لوگ پیدا ہوئے اُن میں سب سے اونچا ماہرِ نفسیات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیوں کہ آپ اللہ کے مزاج شناس تھے۔ خدا نے اپنا مزاج آپ کو بتایا تھا۔ جس نے انسان کی فطرت پیدا کی۔ اور وہی ایک راہ ہے جس سے انسانی فطرت کا معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ تعصبات سے پاک، خالص اللہ کی نظر سے انسان کو دیکھا جائے تو کوئی عارضی پردہ حائل نہیں ہو سکتا انسان کے مطالعہ اور فطرت کے درمیان۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں کامل یقین کے ساتھ، ایک حکمت کی بناء پر کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر فطرت کا مطالعہ کرنے والا نہ کبھی پیدا ہوا ہے نہ کبھی آئندہ پیدا ہو سکتا ہے اور آپؐ نے ایک موقعے پر فرمایا کہ خدا کو جو لوگ بہت ہی ناپسند ہیں اُن میں ایک قسم وہ ہے جو غریب اور بے حال ہونے کے باوجود متکبر ہیں۔ یہ احساس کمتری ہی کی تفسیر بیان فرمائی جا رہی ہے۔ وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہ ہو یا غریبانہ حالت میں زندگی بسر کرتے ہوں یا قومیں اُن کو تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہوں۔ اگر وہ آگے سے تکبّر کا اظہار کریں گے تو یہ تکبّر احساسِ کمتری سے پیدا ہوتا ہے کہ اچھا ہم اب ان کو بھی ذلیل دیکھنا شروع کریں گے اور ذلیل کرنا شروع کریں گے۔ فرمایا اللہ اُن کو بھی بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اس حالت کے نتیجے میں آپ خدا کی محبت کے سودے کریں کیوں خدا کی نفرت اور خدا کے غضب کے سودے کرتے ہیں؟ آپ خدا کے ہو گئے تو خدا کی قسم آپ عظیم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ خدا سے جو بھی تعلق جوڑے وہ عظیم ہو جایا کرتا ہے۔ پھر اس جھوٹے احساسِ کمتری کا شکار کیوں ہوتے ہیں؟ کیوں شیطان کو موقعہ دیتے ہیں؟ کہ آپ کے دل میں یہ خیال پیدا کرے کہ گویا وہ لوگ زیادہ ہیں اور آپ لوگ کم ہیں۔

## اگر آپ یہ جذبہ پیدا کر لیں

اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ رنگ اپنے اندر داخل کر لیں تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ احمدیہ سوسائٹی میں تفریق پیدا کرنے والا کوئی وجود کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آج آپ کے اندر منافق بھی ہیں اور بیوقوف بھی ہیں احساس کمتری کا شکار جاہل لوگ بھی ہیں اور باہر کی قومیں آپ کے اندر ایجنٹ بھی داخل کر رہی ہیں کہ کسی طرح آپ کے اندر تفریق پیدا کریں۔ اور شیطان اسی طرح کی تفریقیں پیدا کیا کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ مومن کے اندر دُنیا کی کوئی طاقت تفریق پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے ہر وہ شخص خواہ وہ احساسِ کمتری کے نتیجے میں یا شیطانیت کے نتیجے میں آپ کے اندر ایسی باتیں کرے جس کے نتیجے میں آپ کا دل اپنے بھائی سے بدظن ہو رہا ہو۔ اور آپ سمجھیں کہ آپ کی محبت میں کوئی فرق پڑ رہا ہے، کہ جماعت کی تنظیم کے نمائندے جو لوگ ہیں اُن کی عزّت اُن کے احترام اُن کی اطاعت کے جذبے میں فرق آ رہا ہے تو جان لیں کہ وہ خدا کی طرف سے بولنے والا نہیں، وہ شیطان کی طرف سے بولنے والا ہے۔ ایسے انسان کو ردّ کریں اور اگر آپ میں سے ہر ایک یہ طریق اختیار کرے تو احمدیت کے اندر کوئی شیطانی جذبہ سرائیت نہیں کر سکتا۔ میں تو حیران ہوتا ہوں یہ دیکھ کر کہ بعض لوگ اس اثر کو قبول کر لیتے ہیں اور پھر مجھ سے شکایت کرتے ہیں کہ جی فلاں نے آ کے یہ سلوک کیا، فلاں نے بچے کے امتحان میں اس لئے پاکستانی بچے کو پاس کر دیا کہ وہ پاکستانی تھا یا اُس کا رنگ بہتر تھا یا دولت مند تھا۔ اور ہمارے بچے کو جو زیادہ نمبر لینے کا مستحق تھا اُسے قرآن یا نظم میں فیل کر دیا یا پیچھے کر دیا۔ میں حیرت سے اُن کو دیکھتا ہوں کہ اگر ایسا کیا تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ خدا کے ہیں اور خدا خود آپ سے پیار کا سلوک کریگا۔ خدا کی خاطر جو قوم بھی قربانی کرتی ہے جو شخص بھی قربانی کرتا ہے اُس کا مرتبہ خدا کی نظر میں بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اگر یہ سلوک ہوا تو آپ تب بھی بڑا آگے پا گئے۔ اُس بیوقوف پر رحم کریں جس کا حق نہیں تھا اگر واقعی اُس کا حق نہیں تھا اور وہ انعام پا گیا۔ وہ تو جاہل ہے وہ تو جانتا نہیں کہ اُس کو کیا دیا جا رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے دو فریق جھگڑا لے کر میرے پاس آئیں اور کوئی اپنی چرب زبانی کیوجہ سے، زیادہ چالاکی کی وجہ سے، اس طرح معاملہ پیش کرے کہ میں حقدار کی بجائے، حق کا کچھ حصہ، ناحق کی طرف منتقل کر دوں تو اس کے نتیجے میں یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ میں نے فیصلہ کیا ہے اس لئے وہ اُس کا حقدار ہو گیا ہے۔ اُس نے جہنم کا صرف ایک ٹکڑا کمایا ہے اس سے زیادہ اُس کو کچھ بھی نصیب نہیں۔

پس اگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نعوذ باللہ من ذالک،

## حالات سے لاعلمی کے نتیجے میں،

غلط فیصلہ کر سکتے ہیں ـــــ میرا ایمان ہے کہ نہیں کر سکتے، مثال کے طور پر پیش فرما رہے ہیں، مگر مثال یہی بتاتی ہے کہ اگر وہ کر سکتے ہیں۔ ادنیٰ ادنیٰ بندے، جان کر نہیں، لاعلمی کے نتیجے میں فیصلے غلط کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے جب آپ اُس کے مقابل پر یہ ردّ عمل دکھائیں گے تو دو جرموں کا ارتکاب کریں گے۔ اوّل اپنے بھائی پر بدظنی کی آپ نہیں جانتے کہ اُس نے کیوں فیصلہ کیا۔ دوسرے یہ کہ واقعۃً اپنے آپ کو ذلیل سمجھا کہ گویا ہم سے کچھ چھین لیا گیا ہے۔ کوئی کچھ نہیں چھین سکتا۔ یہ تو سارے سلسلے ہی، رضائے الٰہی کے سلسلے ہیں۔ رضائے الٰہی کو کوئی کیسے زبردستی چھین سکتا ہے۔ آپ کا مرتبہ اُس وقت خدا کی نظر میں ضرور بڑھتا ہے۔ جب آپ اپنے جائز حق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ اور اُس کا مرتبہ جو ناجائز حق لیتا ہے، خدا کی نظر میں ضرور گرتا ہے۔ اس لئے اسلام ایک محفوظ مقام ہے۔ سچّے مسلمان کو کسی طرف سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ اس لئے اپنے اندر اپنا احترام پیدا کریں جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں لازماً پیدا ہو جایا کرتا ہے جو انکساری کے ساتھ ساتھ رہتا جاتا ہے۔ اُس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ وہ کتنے محترم ہیں۔ اُس کے باوجود وہ منکسر مزاج تھے۔ یہ توازن ہے جو اسلام پیدا کرتا ہے یہ حسین شخصیتیں ہیں جو اسلام کے نتیجے میں منصّہ شہود پر اُبھرتی ہیں۔ پس خدا کرے یہ جماعت ہو جو امریکہ میں پیدا ہو اور جو کمزوریاں ہیں وہ اللہ اپنے فضل سے دور فرما دے۔ کچھ آپ اپنے حالات کا جائزہ اپنے اندر ڈوب کر کرنا شروع کریں۔ کچھ اپنے بھائیوں کا جائزہ لے کر اُن کو پیار اور محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ بہت ضرورت ہے کیونکہ اتنا بڑا کام ہم نے کرنا ہے اور ہم وقت سے اتنا پیچھے رہ گئے ہیں کہ بہت تیزی کے ساتھ ہمیں اپنے حالات کو درست کرکے، خدا کی فوج میں لازماً شریک ہونا ہوگا۔ اگر ہم ایسا نہیں کر سکیں گے تو اِن کو خدا کی خاطر جیتنے کی بجائے ہم اپنے بچوں کو شیطان کے ہاتھ فروخت کرنے والے ہونگے۔ اگر آپ نے پھیلانا نہ سیکھا اگر آپ نے اپنے معاشرے کو دوسرے پر غالب کرنا نہ سیکھا تو دوسرا معاشرہ آپ پر غالب آجائے گا۔ آپ کمزور ہو جائیں گے آپ کم ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ان تاریخی اسباب سے نصیحت حاصل کریں۔ یہ غیر متبدل قوانین ہیں جو انسان کی تاریخ ہمیں سکھا رہی ہے۔ آپ سے کوئی الگ سلوک نہیں کیا جائیگا۔ یہ وہ سلوک ہے جو خدا نے ہمیشہ قوموں سے کیا اور ہمیشہ کرتا چلا جائے گا۔ اس لئے استغفار کے ساتھ دُعا کرتے ہوئے حالات کا جائزہ لیں اور انکسار کے ساتھ عظمتِ کردار پیدا کریں۔ ہر وہ شخص جو بظاہر کسی سوسائٹی کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ یہ عزم کرے کہ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس طرح منسوب ہو جانا ہے کہ سوسائٹی کے فرضی رنگ بالکل غائب ہو جائیں اور اُڑ جائیں اور باریک سے باریک قلم بھی میرے اور میرے بھائی کے درمیان باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

### خطبہ ثانیہ :-

یہاں کی جماعت کے لئے خصوصیت کے ساتھ اور عموماً جماعت کے لئے ایک پُر درد خبر ہے اور وہ یہ کہ ہمارے ایک نہایت مخلص احمدی

### ڈاکٹر عبدالخالق صاحب

جنہوں نے افریقہ میں وقف کے بعد بڑی عظیم الشان خدمات انجام دیں اور یہ سارا خاندان ہی احمدیت کا بڑا فدائی خاندان ہے، اچانک اُن کو بہت صدمہ پہنچا۔ ان کی اہلیہ خالدہ ادیب خانم بڑی عمر کی نہیں تھیں زیادہ صحت بھی اچھی تھی۔ اچانک سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا ہے، بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ ہمارے یہاں کی جماعت کے مخلص کارکن جو خدا کے فضل سے جماعت ڈسٹرکٹ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں، ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب، ان کی خوشدامنہ بھی تھیں۔ اس لئے عموماً ہم سب کے لئے دکھ کا موجب ہے لیکن خصوصاً جماعت ڈسٹرکٹ کے لئے دوہرا صدمہ ہے کیونکہ اُن کے بہت اچھے کارکن کو یہ صدمہ پہنچا ہے۔ ان کی نمازِ جنازہ غائب جمعے اور نمازِ عصر کے معاً بعد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں غریقِ رحمت فرمائے اور اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز ڈاکٹر بشیر الدین صاحب کا بچہ بھی بیمار ہے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے اعجازی شفا عطا فرمائے۔ *

---

# تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) :- مورخہ ۱/۱۲/۸۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیز شیر محمد گجراتی سلمہٗ ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی تقریب شادی کے سلسلہ میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اگلے روز بارات قادیان سے بھدرواہ کے لئے روانہ ہوئی جہاں مورخہ ۷/۱۲/۸۷ کو عزیز موصوف کی شادی عزیزہ عقیلہ بیگم سلمہا بنت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ساکن بھدرواہ کے ساتھ عمل میں آئی۔ مورخہ ۹/۱۲/۸۷ کو بارات دلہن کو ہمراہ لے کر واپس قادیان پہنچی۔ اگلے روز احاطہ لنگر خانہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی میں مکرم ولی محمد صاحب گجراتی نے بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔

(۲) :- مورخہ ۱۱/۱۲/۸۷ کو بعد نماز عصر عزیزہ طیبہ صدیقہ سلمہا بنت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید قادیان اور عزیز منور احمد صاحب ناصر ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کی تقریب شادی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ حسب پروگرام مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ بارات محترم ملک صلاح الدین صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی زیر صدارت تلاوت و نظم خوانی اور اجتماعی دُعا کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اگلے روز بعد نماز مغرب نصرت گرلز ہائی سکول میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی میں والدہ صاحبہ عزیز منور احمد صاحب ناصر نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

(۳) :- مورخہ ۲۲/۱۲/۸۷ کو بعد نماز ظہر و عصر مکرم محمد عبید اللہ صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد اور عزیزہ راشدہ سلطانہ سلمہا بنت مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ حسب پروگرام مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے بعد بارات مکرم مولوی غلام نبی صاحب کے مکان پر پہنچی۔ یہاں بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

(۴) :- مورخہ ۲۲/۱۲/۸۷ کو ہی بوقت ۴½ بجے شام عزیز محمد عظیم الدین سلمہٗ ابن مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب حیدر آباد اور عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا بنت مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بارات دارالمسیح سے مکرم منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم کے مکان پر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ مورخہ ۴/۱/۸۸ کو قادیان اور حیدر آباد دونوں جگہ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اس خوشی میں عزیزہ کی والدہ نے دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھا اللہ خیراً۔

قارئین سے اِن تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(ایڈیٹر)

### شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

## تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ ناصر آباد (کشمیر) کا سنگ بنیاد

مکرم غلام نبی صاحب منصور سیکرٹری تعمیر کمیٹی، اطلاع دیتے ہیں کہ تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ ناصر آباد (کشمیر) کا سنگ بنیاد مورخہ ۶/۱۲/۸۷ کو رکھا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ ناصر آباد اور شورت کے احباب کے علاوہ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ، مکرم عبد الرحیم صاحب ساجد بالسو، مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ کوریل نے بھی شرکت کی۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے اس موقعہ پر اجتماعی دُعا کروائی اور اسکول کے چاروں کونوں پر مکرم غلام نبی صاحب نیاز۔ مکرم نذیر احمد صاحب لون صدر جماعت ناصر آباد۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار شورت، اور مکرم عبد الغنی صاحب لون نے ایک ایک پتھر نصب کیا۔ سنگِ بنیاد کی تنصیب اور دُعا کے بعد جماعتِ احمدیہ شورت اور ناصر آباد کے متعدد دوستوں نے کاریگروں اور مزدوروں کے ساتھ ملکر وقارِ عمل کے طور پر تعمیر کے کام میں حصّہ لیا۔ واضح ہو کہ کشمیر میں جماعتی اسکول کی یہ پہلی عمارت ہے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تعمیر کی جارہی ہے اور جس کے لئے مبلغ ۹۰۰۰/- روپے کی رقم گرانٹ کے طور پر حضور انور کی طرف سے منظور فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو علاقہ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے اور اس کارِ خیر میں حصّہ لینے والوں کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین

## احمدیہ پریس اینڈ پبلیکیشن یونٹ حیدر آباد کی سرگرمیاں

مکرم واصف احمد صاحب انصاری سیکرٹری احمدیہ پریس و پبلیکیشن یونٹ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ ماہ دسمبر میں حیدر آباد کے متعدد ایڈیٹروں سے خاکسار اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب مبلغ انچارج نے ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے انہیں جماعتی لٹریچر پیش کیا اور انہوں نے جلسہ سالانہ قادیان کے تعلق سے خبریں دیں۔ چنانچہ ہندوستان کا موقر اردو اخبار "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۱۵/۱۲/۸۷ء نے زیرِ عنوان "احمدیوں کی عالمی کانفرنس ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر کو قادیان میں ہوگی" یہ خبر شائع کی:-

"حیدر آباد ۱۴ دسمبر مولانا حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ احمدیوں کی بین الاقوامی کانفرنس ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر کو قادیان (ضلع گورداسپور) میں ہوگی جس میں ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ بدیشوں سے قادیانی نمائندے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کریں گے مولانا شمس نے کہا کہ کانفرنس دسمبر میں پاکستان میں کرنے کا بھی پروگرام طے ہے مگر وہاں کی سرکار نہیں کی اجازت نہیں دے رہی اور احمدیوں پر ہر طرح سے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن جو قومی امانت ہُوا کرتے ہیں پر پاکستانی جبہ پوش علماء جماعتِ احمدیہ کے بزرگوں پر گند اچھالتے ہیں۔ اور پبلک جلسوں میں تہذیب سے گرے ہوئے اعتراضات فوجی حکومت کے اشارے پر کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے علماء پر کھلی پابندی ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے اور نہ ہی جلسے کر سکتے ہیں۔ مولانا شمس نے مزید بتایا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے اخبارات پر پابندی ہے پریس کو لاک کر دیا گیا ہے۔ احمدیوں کو اذان دینے سے بند کر دیا گیا ہے۔ احمدیوں کو کلمہ پڑھنے پر پابندی ہے۔ اور مساجد بنانے پر بھی پابندی ہے۔ بلکہ اپنی مساجد کو مساجد نہیں کہہ سکتے۔ سینکڑوں احمدی پاکستانی جیلوں میں بند ہیں۔ اور اُن کا جُرم یہ بتایا جارہا ہے کہ اُنہوں نے کلمہ پڑھا ہے اور کئی احمدیوں کو پھانسی کی سزا کا حکم صادر کر دیا گیا ہے۔ اس جلسہ سالانہ قادیان پر حیدر آباد دکن سے دوسو سے زیادہ زائرین حاضر ہوں گے۔ جبکہ ساؤتھ زون سے سینکڑوں افراد اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ مولانا شمس نے ریلوے حکام سے مانگ کی ہے کہ اسپیشل ٹرینیں امرتسر سے قادیان تک چلائی جائیں۔"

(ہند سماچار جالندھر ۱۵ دسمبر)

اللہ تعالیٰ ہمیں مزید بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین

## نامور سیاسی اور سماجی قائدین کو جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۱۱/۸۷ کو "ہندو مسلم یونائٹڈ فرنٹ" کی طرف سے لوک سبھا کے اسپیکر مسٹر بلرام جاکھڑ، اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیتوں کو جوبلی ہال باغ عام میں قومی ایوارڈ دیئے گئے۔ اس فرنٹ کے صدر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعتِ احمدیہ یادگیر ہیں۔ تقریب میں آندھرا پردیش کی معزز ادبی، سیاسی، ثقافتی اور سماجی شخصیتوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم سیّد جہانگیر علی صاحب حیدر آباد، مکرم سیٹھ محمد لبشیر الدین صاحب، مکرم سیٹھ سعید احمد صاحب، مکرم واصف احمد صاحب انصاری، مکرم سبحان احمد صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب اور خاکسار نے شرکت کی خاکسار نے اسپیکر لوک سبھا مسٹر بلرام جاکھڑ، اسپیکر آندھرا پردیش قانون ساز اسمبلی مسٹر جی نارائن راؤ نیز میئر حیدر آباد جناب ایم کے مبین صاحب کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ بعض دیگر نامور شخصیتوں سے بھی ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی گئی اور لٹریچر دیا گیا۔

## آندھرا پردیش میں تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

● مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس ہی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹/۱۱/۸۷ کو ہیرا ہال حیدر آباد میں ڈاکٹر سکھدیو سنگھ جی وائس چانسلر پنجاب ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ کی زیرِ صدارت ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کے ہمراہ مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری انسپکٹر تحریک جدید، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم واصف احمد صاحب انصاری، مکرم مظاہر احمد صاحب، مکرم لیٰسین احمد صاحب اور مکرم قمر احمد صاحب نے شرکت کی سیمینار میں خاکسار کا لیکچر بھی ہوا۔ جس میں ہندو، سکھ، مسلم اتحاد پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا گیا کہ گورو نانک صاحب میں اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ سامعین نے خاکسار کی تقریر پسند کی۔ اور وائس چانسلر صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ سیمینار کے بعد خدام نے لٹریچر تقسیم کیا۔

● ماہ نومبر میں آندھرا پردیش کے متعدد علاقوں میں تبلیغی مہم کو تیز کرنے کی غرض سے دو دورے کئے گئے۔ دو مقامات پر ۱۷۸ افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ سوال و جواب کی مجالس بھی منعقد کی گئیں۔ خاص حیدر آباد شہر میں مکرم اسد احمد صاحب اسی اثناء میں بیعت کرکے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ علماء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا چیلنج وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا اور بعض علماء سے تبادلہ خیالات بھی کیا گیا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم واصف احمد صاحب انصاری نے موٹر سائیکل پر چھ صد کلومیٹر کا دورہ کیا۔ کنڈور میں نو مبائعین کو ورغلانے کے لئے ۳۰ غیر احمدیوں نے پانچ روزہ کیمپ لگانے کا پروگرام بنایا۔ لیکن ان نومبائعین نے مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ کی سرکردگی میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مخالفین کو ناکام واپس جانا پڑا۔

## نیر کونڈہ اور پنچکل پیٹ (ورنگل) میں جلسہ

مکرم فضیلت احمد افضل صاحب معلم وقف جدید ورنگل تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱/۱۲/۸۷ کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں نیر کونڈہ اور پنچکل پیٹ گاؤں کے ایک سو سے زیادہ افراد نے شرکت کی اس موقعہ پر ۵۵ افراد بشمول ایک سرکردہ شخصیت مکرم محمد قاسم صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا اور بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے خاکسار نے اس علاقہ میں ایک عربی کلاس کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور ہماری مساعی کو بار آور کرے۔

## جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۵/۱۲/۸۷ بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیرِ اہتمام مسجد فضل عمر میں محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب سابق ایم ایل اے کی زیرِ صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ

علیہ وسلم منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز ایک زیر تبلیغ غیر احمدی بزرگ مکرم سید احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ نظم مکرم لبشارت احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ ازاں بعد مکرم نذیر احمد صاحب کرنولی، مکرم شفیق احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب بابو قائد مجلس، مکرم ظہیر الدین صاحب، خاکسار صغیر احمد طاہر اور محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبد المنان صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

● —— محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ جنوبی دہلی کے علاقہ امبیڈکر نگر (رنگکڑی) کے مکرم سید میر حمید الحق صاحب کی مخلصانہ کوششوں سے اس علاقہ میں "انجمن ملّت اسلامیہ" بنائی گئی ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور ان کی بہبود کے لئے کام کرنا ہے۔ اسی غرض سے مورخہ ۲۱/۱۱/۸۷ کو دکشن پوری میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں بشمول مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ہر فرقہ کے علماء کو دعوت دی گئی اس تعلق سے جو اشتہار دیا گیا اس میں بھی مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب کا نام شامل کیا گیا۔ انجمن کے بعض ممبران نے جماعت احمدیہ کے مبلغ کی شمولیت پر اعتراض کیا۔ جس پر یہ کہہ کر ان کی غلط فہمی دُور کی گئی کہ یہ بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ حسب پروگرام

دکشن پوری کے علاقہ کربلا میدان میں یہ جلسہ ہوا جو رات ایک بجے تک جاری رہا۔ جلسہ میں دیگر علماء کے علاوہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے بحیثیت نمائندہ جماعتِ احمدیہ تقریر کی۔ جو بے حد پسند کی گئی۔

● —— محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ امسال لجنہ اماء اللہ حیدرآباد وسکندرآباد نے مشترکہ طور پر جلسہ سیرت النبی صلعم منایا جس کے لئے پندرہ روز قبل سے ہی تیاری شروع کی گئی۔ اس سلسلہ میں حلقہ سعید آباد کی ممبرات نے خصوصی تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل جلسہ کا پروگرام چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ گاہ (رحیم بلی ہال) کو خوب سجایا گیا۔

مورخہ ۲۲/۱۱/۸۷ کو صبح گیارہ بجے محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت محترمہ صالحہ نسرین صاحبہ کی تلاوت سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حمد باری تعالیٰ عزیزہ نیلوفر صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ محمودہ رشیدہ صاحبہ، محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ، خاکسار نعیمہ بشیر، عزیزہ فہیمہ نور الدین، محترمہ صادقہ اسد صاحبہ اور محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ، محترمہ نزہت فاطمہ صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جرجیلہ اور محترمہ سہیلہ باسط صاحبہ نے بارگاہ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں ۲۷۰ ممبرات نے شرکت کی جس میں بعض غیر احمدی خواتین بھی تھیں جلسہ کے اختتام پر محترمہ ہاجرہ مسعود صاحبہ نے شیرینی تقسیم کی۔

● —— محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ بنگلور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز محترمہ اقبال النساء صاحبہ کی تلاوت سے ہوا۔ محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے عہد نامہ دُہرایا۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد سیرت پاک صلعم کے مختلف عنوانات کے تحت محترمہ منہاج بیگم صاحبہ۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ، محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ، محترمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ اور عزیزہ مریم صدیقہ نے تقاریر کیں۔ اور عزیزہ منورہ سلطانہ، عزیزہ سہیلہ سلطانہ، عائشہ صدیقہ، عزیزہ فضیلت اقبال صاحبہ، عزیزہ نکہت اقبال صاحبہ اور محترمہ مسرت اقبال صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

## آٹھواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ شیموگہ

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ تحریر کرتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ شیموگہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۲/۱۱/۸۷ کو مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم کے گھر محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترمہ رشید بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے عہد نامہ دُہرایا اور محترمہ میمون النساء صاحبہ نے دُعا کرائی۔ محترمہ شرف النساء صاحبہ کی نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔

بعدہٗ محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے مختصر سالانہ رپورٹ کارگذاری پیش کی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماع منعقد کرنے کی اغراض پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد حسن قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی، تقاریر، بیت بازی، فی البدیہہ تقاریر۔ اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ جس میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو صدر جلسہ نے مبارک باد دی۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ، محترمہ خورشید بیگم صاحبہ، محترمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

## ہفتہ تحریکِ جدید

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۸/۱۱/۸۷ کو بمقام دار الفضل ہفتہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد تحریک جدید سے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا گیا بعدہٗ ممبرات نے تحریکِ جدید کے اغراض ومقاصد اور برکات پر روشنی ڈالی دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

## منقولات

# پاکستان میں احمدیہ مسلمانوں پر جبر و تشدّد

اور

## کُھلے بندوں کلمہ طیبہ کی توہین کا عمل جاری

(احمدیہ مسلم مشن جموں) مشن کی طرف سے پریس کو جاری کئے گئے ایک پریس ریلیز میں مشن کے انچارج عبد الرشید ضیاء نے کہا کہ پاکستان میں احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا جا رہا ہے اور کھلے بندوں کلمہ طیبہ کی توہین کی جا رہی ہے اور افراد جماعت کو گرفتار کر کے پریشان کیا جا رہا ہے اسی طرح عمر قید اور پھانسی کی سزائیں کلمہ طیبہ کی حفاظت کے سلسلہ میں سُنائی گئی ہیں۔ مساجد گرائی گئی ہیں ماہ رواں میں جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ یوں ہیں:۔

۱۔ ملک وال ضلع گجرات سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک ۸۰ سالہ بوڑھے اور کمزور احمدی کیپٹن شیر محمد کو ایک مولوی اور اس کے ساتھیوں نے زدوکوب کیا ہے اس کی تفصیل یوں ہے کہ مولوی ایک دکاندار ہے جس سے شیر محمد کچھ خریدنے گئے تھے۔ وہ مولوی نہیں جانتا تھا اس نے ان کے ساتھ احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے جماعت کے خلاف نہایت دل آزار باتیں کیں۔ شیر محمد نے اس کا جواب دیا اور ایک حدیث بیان کی جس پر مولوی اور اس کے تین ساتھی ان پر پل پڑے اور چاروں نے باندھ کر انہیں شدید مارا۔ تمام چوٹیں منہ پر آئیں۔ پولیس کا ایک حوالدار اور دو سپاہی قریب ہی کھڑے دیکھ رہے تھے مگر کسی نے نہ چھڑایا۔

۲۔ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق پولیس کا ایک اے ایس آئی دو سپاہیوں کے ساتھ ایک احمدی حکیم محمد امین صاحب خالد اور ان کے بھتیجے مکرم تنویر احمد صاحب کو ان کے دواخانہ سے تھانے لے گیا کہ انسپکٹر پولیس نے بلایا ہے۔ وہاں جاتے ہی ان کو جیل میں بند کر دیا گیا اور پوچھنے کے باوجود ان کو ان کا جرم نہیں بتلایا گیا۔ اگلے دن ان کو معلوم ہوا کوئی مولوی ان کے خلاف پرچہ دے گیا ہے کہ ان کے دواخانہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے وہاں جا کر ان کو معلوم ہوا کہ وہاں جیل میں آٹھ اور احمدی مسجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں اسی دن گرفتار ہوئے ہیں ۸۰ دن جیل میں رہنے کے بعد اب ضمانت پر رہا ہوئے ہیں اب ان پر مقدمہ چل رہا ہے۔

۳۔ گناپ کراچی کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر عبد الغنی ملک کراچی نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے ان کی عدم موجودگی میں پولیس کے ہیڈ کانسٹیبل نے انکے بیٹے کو پولیس چوکی میں طلب کیا اور حکم دیا کہ اپنے مکان پر سے کلمہ طیبہ اُتار دو ورنہ تمہارے باپ کی طرح تمہیں بھی گرفتار کر لیں گے اور مقدمہ چلائیں گے اور بعد میں مکرم ڈاکٹر کی اہلیہ کی مزاحمت کے باوجود دیوار پھاند کر پولیس کے اہلکاروں نے سیڑھی لگا کر کلمہ طیبہ اُتار لیا۔

اس کے علاوہ مرکز احمدیت ربوہ میں جماعت کے خلاف سخت گندہ دہنی اور اشتعال انگیزی کی جاتی رہی اور بعض جگہوں پر کلمہ طیبہ مٹایا گیا اور مولویوں نے چونا پھیر دیا۔"

(بحوالہ روزنامہ "فروغ وطن" جموں ۲۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

## مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع بقیہ صفحہ (اوّل)

دوغائف سے متعلق بتایا نیز یہ کہ ہمارے ان اجتماعات کا مقصد کیا ہے؟ نیز آپ نے خدام کو اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔

مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب کے افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ سلو سائیکل ریس کے مقابلے شامل تھے۔

ورزشی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ تبلیغی پروگرام کے تحت خدام کے ۵ گروپس کو فرانکفورٹ کے گرد و نواح میں بغرض تبلیغ و تقسیم لٹریچر بھجوائے گئے جنہوں نے ۷۵۰۰ فولڈر تقسیم کر کے جرمن افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

### سائیکل پر آنے والے خدام

امسال اجتماع کے موقع پر ۲ خدام سائیکلوں پر تشریف لائے دو خدام نے ۵۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ تین خدام نے ۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اسی طرح دو خدام نے ۲۲۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل پروگرام کے تحت مکرم بشارت احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ کولون نے "اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں دعا کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تلقین عمل کے بعد پنڈال میں علمی اور ناصر باغ کی گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت، نظم اور اذان کے اور ورزشی مقابلہ جات میں والی بال اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے جن میں خدام نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد رات ۱/۲ ۷ بجے قائدین مجالس کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ۲۰ قائدین و نمائندگان نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور تبلیغ اور تربیت کے متعلق پروگرام بنائے گئے۔ مکرم امیر صاحب نے بھی میٹنگ میں شمولیت فرمائی اور قائدین کو ہدایات سے نوازا۔

### دوسرا دن

اجتماع کا دوسرا دن نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوا۔

نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

۱/۲ ۹ بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ میونخ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم حافظ عمر سعید صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی بعد ازاں مقابلہ تقاریر زبان اردو اور جرمن شروع ہوا۔ جرمن فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں ۱۰ خدام نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے لئے مکرم امیر صاحب نے ایک خصوصی انعام مقرر کیا۔ اس کے بعد مقابلہ عام دینی معلومات منعقد ہوا۔ مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب، مکرم عبد الباسط طارق صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے خدام سے سوالات لئے اور ساتھ ساتھ جوابات بھی دیئے۔ بعد ازاں تلقین عمل کے پروگرام کے تحت مکرم عمر شریف خالد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے خطاب فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد ۲ خدام نے جو سگے بھائی ہیں نے سٹیج پر کراٹے کا پروگرام پیش کیا تمام خدام اور اطفال اس پروگرام سے بہت محظوظ ہوئے۔

### اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مہمان خصوصی مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم نیشنل قائد صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے خدام کو تبلیغی و تربیتی میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام کو داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھے اور اس کو جلد اسلام کی طرف لائے۔ آپ کی تقریر کے بعد مہمان خصوصی مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جرمنی میں جماعت کے ابتدائی حالات کے متعلق خدام کو بتایا۔ نیز آپ نے خدام کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھیں۔ اسی طرح آپ نے نماز اور دیگر تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس کے بعد آپ نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں مکرم و محترم امیر صاحب نے خدام سے اختتامی خطاب فرمایا آپ نے خدام کو صحیح معنوں میں خادم بننے کی تلقین فرمائی جن کا تقاضا حضرت المصلح الموعودؓ نے کیا تھا۔ آپ کے اختتامی خطاب کے بعد مکرم نیشنل قائد صاحب نے اردو اور جرمن میں عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب نے پُر سوز اختتامی دعا فرمائی جس کے ساتھ یہ بابرکت سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

### اجتماع اطفال الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مجالس کے ۷۴ اطفال نے شمولیت کی۔ اجتماع کا افتتاح مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب صادق آف کراچی نے کیا آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں بچوں کو نصائح کرتے ہوئے انہیں سچ بولنے کی تلقین اور یورپ کے گندے ماحول سے بچنے اور شروع سے اپنی اصلاح کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ وہ بڑے ہو کر بہترین خادم بن سکیں اور صحیح معنوں میں دین کا بوجھ اٹھا سکیں۔

اس کے بعد اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جس میں تمام اطفال نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لے کر اپنے اجتماع کو کامیاب بنایا۔ علمی مقابلہ جات میں جج کے فرائض مکرم مہمان خصوصی کے ساتھ مکرم مقصود الحق صاحب اور شمس الحق صاحب نے ادا کئے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ اذان اور مقابلہ تقاریر اردو و جرمن شامل تھے۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلے ہوئے۔

ان مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے کو مکرم و محترم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

اجتماع کو کامیاب بنانے میں مکرم وسیم احمد صاحب نیشنل ناظم اطفال اور ان کے نائبین نے اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں خدام احمدیت بنائے آمین

## اعلانات نکاح

(۱):۔ مورخہ ۱۲/۸۷/۱۹ کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ فہیمہ بیگم سلمہا کا نکاح عزیز نور المبین سلمہٗ ابن مکرم محمد محسن صاحب ہو دڑی مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

اسی خوشی میں پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمود علی ساکن فلک نما حیدر آباد۔

(۲):۔ مورخہ ۱۲/۸۷/۱۹ کو ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہٗ العالی نے عزیزہ حسینہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد عبد الکریم صاحب ساکن جنتہ کنڈ (آندھرا) کا نکاح عزیز ادریس احمد سلمہٗ ابن مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب مرحوم ساکن جلال کوچہ حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پچیس روپے حق مہر پر پڑھا۔

اس خوشی میں مکرم عبد الکریم صاحب نے اعانت بدر میں پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ قارئین سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
نصیر احمد خادم انسپکٹر وقف جدید قادیان

# ۱۹۸۸ء میں تربیتی جلسوں اور یوم التبلیغ منعقد کرنیکا پروگرام

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام جماعتہائے احمدیہ بھارت ۱۹۸۸ء میں مندرجہ ذیل طریق پر جلسہ ہائے تربیتی و یوم التبلیغ منائے گی۔ عہدیداران جماعت ا[illegible] اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کریں۔ اور ان کی رپورٹیں باقاعدہ نظارت دعوت و تبلیغ کو بھجوائیں جماعتیں اپنی اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخوں میں رد و بدل کرسکتی ہیں۔

(۱)۔ یوم مصلح موعودؓ۔ ۲۰ ر تبلیغ (فروری) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ
(۲)۔ یوم مسیح موعودؑ ۲۳ ر امان (مارچ) 〃 بروز بدھ
(۳)۔ یوم خلافت ۲۷ ر ہجرت (مئی) 〃 بروز جمعہ
(۴)۔ ہفتہ قرآن ۴ تا ۱۰ ر وفا (جولائی) 〃 بروز سوموار تا اتوار
(۵)۔ یوم پیشوایان مذاہب۔ ۱۴ ر اخاء (اکتوبر) 〃 بروز جمعہ
(۶)۔ سیرت النبیؐ ۲۴ ر اخاء (اکتوبر) 〃 بروز سوموار
(۷)۔ یوم التبلیغ سال میں دو مرتبہ جماعتیں اپنی اپنی سہولت کے مطابق ان کی تاریخیں مقرر کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# امتحانات دینی نصاب
## برائے
## مبلغین و معلمین اور کارکنان درجہ اوّل، دوئم، سوئم

مبلغین کرام، معلمین وقف جدید و کارکنان درجہ اوّل دوم و سوم کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دینی نصاب کا سالانہ امتحان بابت سال ۶۸-۱۳۶۷ ہش / ۸۹-۱۹۸۸ء مورخہ ۲۷ ر امان ۱۳۶۷ ہش بمطابق ۲۷ ر مارچ ۱۹۸۸ء بروز اتوار ہوگا۔ دینی نصاب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ برائے مبلغین کرام کتاب "تبلیغ ہدایت" مکمل تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم-اے۔

(۲) برائے معلمین کرام۔ دینیات کی پہلی کتاب تصنیف مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشیر۔

(۳) برائے کارکنان:۔
ا۔ ترجمہ قرآن مجید:۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید پارہ بارہواں نصف اوّل۔
ب۔ علم الکلام:۔ کتاب "کشتی نوح" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
ج۔ انٹرویو۔ تلاوت قرآن مجید ناظرہ۔ دعا نماز جنازہ۔ دعائے استخارہ خطبہ جمعہ، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام کی چار چار دلائل۔ خلفائے احمدیت کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات و معائنہ اشعار اسلامی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ
## (بھارت)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کے لئے کتاب "ضرورۃ الامام" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر کی گئی ہے۔ جملہ مبلغین و معلمین کرام اور صدر صاحبان، سیکرٹریان وا[illegible] سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی اہمیت سمجھا کر امیدواران کی فہرست جلد مرکز کو بھجوائیں گے۔ اس امتحان کی تاریخ ۲۵ ر ستمبر بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔
مذکورہ بالا کتاب نشر و اشاعت سے -/۲ (صرف دو روپے) کی قیمت پر مل سکتی ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

---

پروگرام برائے مجالس لجنہ اماء اللہ و احمدیہ بھارت

# بر موقعہ پچاس سالہ جشن مجلس خدام الاحمدیہ

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے بانیٔ خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۴ ر فروری ۱۹۳۸ء میں مجلس کا قیام فرمایا تھا اب پچاس سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے اس خوشی کے موقعہ پر مجالس بھارت کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے مجالس دفتر مرکزیہ کو رپورٹ کریں۔ یاد رہے کہ جوبلی کے پروگرام کو احسن رنگ میں منانے والی مجالس کو لائحہ عمل کے معیار افزائی خصوصی میں شامل کرتے اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جائے گا۔

(۱)۔ اس دن تمام مجالس بھارت اپنے اپنے یہاں نماز تہجد کی ادائیگی کریں اور غلبۂ اسلام کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیغام ارسال فرمانے کے لئے درخواست کی گئی ہے اگر یہ پیغام وصول ہوگیا تو مجالس کو ارسال کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(۳) جن مجالس کو استطاعت حاصل ہو وہ اس دن صدقہ کے طور پر جانور کی قربانی کا اہتمام کریں۔

(۴) ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے جس میں جماعت کے بزرگان کو بھی شامل کیا جائے اور خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جائے۔

(۵) خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جائیں اور ان میں شیرینی تقسیم کی جائے۔

(۶) قادیان کے خدام بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک پر اجتماعی دعا کا پروگرام بنائیں۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو یہ پچاس سالہ جشن شایانِ شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں ستون ثابت ہوں۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# انتقال پر ملال

افسوس! میرے بڑے بھائی مکرم رشید احمد صاحب اظہر ولد مکرم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مورخہ ۲۶/۱۱/۸۷ کو بعمر قریباً ۷۵ سال راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥
آپ ۱۹۰۸ء میں ملیباں شاہ کوٹ تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی تقسیم ملک کے بعد راولپنڈی چلے گئے اور وہاں سرکاری ہسپتال میں بطور کمپوڈری ملازمت اختیار کی۔ آپ بے حد ملنسار، خوش طبع اور بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی مورخہ ۲۵/۱۱/۸۷ کو قادیان میں بھی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ حاجی افتخار احمد اشرف درویش قادیان

# درخواست دعا

مکرم عبدالخالق صاحب احمدی ساکن سردار نگر (یو-پی) کے بیٹے عزیز عبدالمالک سلمہٗ ان دنوں دہلی میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں نے بلڈ کینسر تشخیص کیا ہے۔ عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
خود خاکسار بھی اپنی کامل صحت و شفایابی، پریشانیوں کے ازالہ اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے قارئین کی دعاؤں کا محتاج ہے۔

خاکسار مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش، قادیان

## بقیہ اداریہ

●۔ عالمی سطح پر ایک سو اڑسٹھ اخبارات میں جماعت احمدیہ سے متعلق چھ سو اناسی خبریں، مضامین اور اداریئے شائع ہوئے۔

●۔ دنیا کی چار نئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم طبع کرائے گئے۔

●۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں نئے کمپیوٹرائزڈ ٹائپ رائٹر پریس کا افتتاح عمل میں آیا۔

افقِ احمدیت پر ستاروں کی مانند چمکتی ہوئی ہماری یہ کامیابیاں یقیناً اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و عنایات اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم قیادت کا شیریں ثمر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے عزیز اور محبوب آقا کی ہر گام پر خصوصی تائید و نصرت فرمائے، سالِ گزشتہ میں عطا ہونے والی تمام کامیابیوں کو دور رس و دیرپا نتائج کا حامل بنائے اور سالِ نو کو ان سے بھی کہیں زیادہ عظیم اور نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے۔

آمین اللھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞

(خورشید احمد انور)

## تقاریب شادی و رخصتانہ

●۔ مورخہ ۲۳؍۱۲؍۸۷ کو مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی ابن مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم قادیان اور عزیزہ امۃ الاحسن سلمہا بنت مکرم میر عبد الغنی صاحب مرحوم بھدرواہ کی تقریب شادی عمل میں آئی حسب پروگرام بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی ازاں بعد بارات محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید قادیان کے مکان پر پہنچی جہاں تلاوت و نظم خوانی اور اجتماعی دعا کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ مورخہ ۲۵؍۱۲؍۸۷ کو احاطہ لنگر خانہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی میں مکرم محمد اکرم صاحب نے بطور شکرانہ دس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

●۔ مورخہ ۲۵؍۱۲؍۸۷ کو عزیزہ پروین بیگم سلمہا بنت مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب قادیان اور عزیز محمد رفیق سلمہٗ ابن مکرم لطیف الرحمٰن صاحب بہاری ساکن قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی بعدہ بارات مکرم ڈاکٹر صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں اجتماعی دعا کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اگلے روز احاطہ لنگر خانہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی میں عزیز محمد رفیق سلمہٗ نے دس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ قارئین سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

ارشادِ نبوی:۔
اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ
جھوٹی قسم گھروں کو ویرانے بنا دیتی ہے
(طالبِ دعا)
اٹووِنگس
AUTOWINGS
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONE { 76360
74350

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳۰۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PHONE:- 275475
RESI:- 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
PHONE: 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۞ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099.
PHONE {OFFICE:- 6348179.
RESI - 629389.

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۰ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- 617096)

## ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ {کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹ کاسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

## "میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران' جے۔ این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO.75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE :- 228665.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

**احمد الیکٹرانکس'** کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

**گڈلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو' نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو' نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6- ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE - 560002.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)

SARA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE. NO- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۱)

فون نمبر: ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

### الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ) نمبر ۴/۴/۲/۲۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

## "جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل و شرمندہ کیا جائیگا"

(ضرورۃ الامام صـ۴۵)

AIR®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ' ہوائی چپل نیز ربر' پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!